جلد ۳۴ | ۲۹ ماہ صلح ۱۳۲۵ ہش | ۲۵ صفر ۱۳۶۵ھ | ۲۹ جنوری ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۵

جماعت احمدیہ کے لئے ایک اہم اعلان

دوست ایک دوسرے تک اس کا مضمون پہنچانے کی کوشش کریں

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

یہ سال چونکہ پارٹی سسٹم پر الیکشن کا پہلا سال ہے۔ اس لئے اس دفعہ الیکشنوں میں سخت گڑبڑ ہو رہی احمدیہ جماعت کے لئے خاص طور پر مشکلات ہیں۔ کیونکہ پارٹی کے طور پر انکو نہ مسلم لیگ نے شامل کیا ہے۔ اور نہ زمیندارہ لیگ نے ہاں بعض افراد کے ساتھ مسلم لیگ نے اور بعض کے ساتھ یونینسٹ نے تعاون کیا ہے۔ مثلاً یونینسٹ نے نواب محمد الدین صاحب اور چوہدری انور حسین صاحب کو ٹکٹ دیا ہے اور مسلم لیگ نے عبد الغفور صاحب قمر کو۔ پھر بعض لوکل حلقوں میں لیگ احمدیوں کی مخالفت کر رہی ہے۔ اور بعض جگہ ان سے تعاون کر رہی ہے۔ اور بعض جگہ یونینسٹ احمدیوں کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اور بعض جگہ ان سے تعاون کر رہے ہیں۔ ان حالات میں طبعاً جماعتی پالیسی مختلف علاقوں میں مختلف صورتیں اختیار کر گئی ہے۔ پھر بعض جگہ ایک پارٹی احمدیوں سے کوئی حسن سلوک کرتی ہے۔ تو دوسری جگہ اسکے احسان کے بدلہ کیلئے احمدیوں کو اسکی مدد کرنی پڑتی ہے۔ اس وجہ سے مرکز کو تمام جماعتوں کی رپورٹوں کی بنا پر بعض دفعہ فیصلہ کے بعد فیصلہ بدلنا پڑتا ہے۔ اس سے جماعت کو گھبرانا نہیں چاہیئے۔ بلکہ اگر وہ اپنے سیاسی حقوق کو محفوظ کرنا چاہتی ہے۔ تو اسے ہر منٹ پر مرکزی ہدایت کے مطابق اپنی پالیسی بدلنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے اس سے جسمانی اور دماغی کوفت تو ضرور ہوگی لیکن سارے صوبہ کے احمدیوں کے مفاد چاہتے ہیں۔ کہ مقامی افراد اپنے احساسات کو قربان کر دیں تا مجموعی طور پر جماعت کا فائدہ ہو۔ اور یہی ایک عقلمند کا شیوہ ہوتا ہے۔ اور ہونا چاہیئے۔ والسلام

خاکسار۔ مرزا محمود احمد ۲۸/۱/۴۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ فالحمد للہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے متعلق لاہور سے ۲۷ جنوری کی اطلاع یہ ہے۔ کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ مثانہ میں پیشاب جمع ہو جانے پر تکلیف ہو جاتی ہے۔ یہ تکلیف خفیف اور چند سیکنڈ کے لئے ہوتی ہے۔ دوسرا اپریشن چند روز میں ہونے والا ہے۔ احباب دعا جاری رکھیں۔

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: غلام نبی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۶۵ھ مطابق ۲۹ ماہ صلح ۱۳۲۵ ہش

غیر معقول بہانہ سازی

(از ایڈیٹر)

جب ہم مسلمانوں کو ان کی ابتر حالت کی اصلاح کی طرف توجہ دلاتے ہیں - اور یہ بتاتے ہیں - کہ اسلام پر مخالفین کی طرف سے جو حملے ہو رہے ہیں - نہ تو ان کے اندفاع کے لئے علماء کہلانے والے کچھ کر رہے ہیں - اور نہ غیر مسلموں میں اشاعت اسلام کی ان میں ہمت ہے - بلکہ وہ شکست خوردہ انسانوں کی طرح پریشان اور سرگردان نظر آتے ہیں - تو اس کے جواب میں ہمیں ایک ہی جواب دیا جاتا ہے - اور وہ یہ کہ:-

"ہم بلکہ کل دنیا کے مسلمان منتظر تھے کہ وہ وقت کب آئیگا - کہ بقول مرزا صاحب. مسیح کی الوہیت دنیا سے اٹھ جائیگی - اور آنحضرت علیہ السلام کی رسالت یعنی اسلام دنیا میں مکمل طور پر پھیل جائیگا - اور بڑی بات یہ کہ مسلمان کامل متقی بن جائینگے - مگر نتیجہ جو نکلا ظاہر ہے"۔ (اہلحدیث ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء)

اسی سلسلہ میں یہ کہا جاتا ہے - کہ

"ہم مانتے ہیں - یہ اقتباس مسلمانوں کی حالت زار کا پورا آئینہ ہے - خواجہ حالی مرحوم نے بھی سچ کہا ہے - جن کا یہ شعر الفضل نے خود نقل کیا ہے - ؎

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

اب ہمارا سوال یہ ہے - کہ حالت موجودہ کے متعلق جناب مرزا صاحب متوفی نے کیا فرمایا"۔

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ نقل کر کے کہ "ساتواں ہزار ہدایت کا ہے - جس میں ہم موجود ہیں"۔ (دیکھو لیکچر سیالکوٹ ص ۶) پوچھا ہے - کہ "اتباع مرزا ساتویں ہزار کو جو موجودہ زمانہ ہے - ہدایت کا زمانہ مانتے ہیں یا گمراہی کا - گمراہی کا زمانہ مانتے ہیں تو مرزا صاحب کا کلام غلط ٹھہرتا ہے - ہدایت کا مانتے ہیں - تو واقعات اس کی تردید کرتے ہیں"۔

لیکن یہ جو کچھ کہا گیا ہے - عقل و فکر کو بالائے طاق رکھ کر سراسر غلط کہا گیا ہے - یہ عجیب انتظار ہے - کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہندوستان اور دوسرے ممالک کے علماء کہلانے والے - دشمن اسلام اور دائرہ اسلام سے خارج بھی قرار دیں - آپ کے خلاف ایڑی سے لیکر چوٹی تک زور بھی لگاتے رہیں اور انتہائی کوشش کریں کہ کوئی آپ کے پاس بھی پھٹکنے نہ پائے - اور پھر اس بات کے بھی منتظر رہیں - کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ مسیح کی الوہیت دنیا سے اٹھ جائے - اسلام دنیا میں مکمل طور پر پھیل جائے مسلمان کامل متقی بن جائیں اور موجودہ زمانہ ہدایت کا زمانہ ثابت ہو -

ہم پوچھتے ہیں - جن لوگوں کو ان باتوں کا انتظار تھا - وہ کیوں ابھی تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو کر اس جہاد میں شریک نہیں ہوئے - اور اگر انتظار نہیں تھا - اور سمجھتے تھے - کہ آپ کے ذریعہ کچھ نہ ہوگا - تو کیوں خود کچھ کر کے نہیں دکھایا - یا جس مسیح کے آنے کے منتظر ہیں - اسے نہیں لے آئے - بلکہ آج بھی یہ کہہ رہے ہیں - کہ رہا دین باقی نہ اسلام باقی -

اگر یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کرتے آپ کی ہدایات پر پوری طرح عمل کر کے دکھاتے اور پھر انہیں کامیابی نہ ہوتی - تو جو جی میں آتا کہتے - لیکن ایک طرف تو چشمہ رواں کے قریب تک نہ جانا اور دوسری طرف پیاس سے مرے جانے کا شور مچانا انہی لوگوں کا کام ہو سکتا ہے - جو عقل و خرد کو جواب دے چکے ہوں - عقل و سمجھ رکھنے والا کوئی انسان اس بہانہ سازی کو کچھ وقعت دینے اور اس وجہ سے علماء کہلانے والوں کو اسلام کی حفاظت اور اشاعت سے معذور سمجھنے کے لئے قطعاً تیار نہیں ہو سکتا - بلکہ یہی کہیگا کہ بہانہ ساز ان لوگوں کی نااہلیت اور نالائقیت ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ضروری ارشاد

قادیان کے احمدی ووٹر جہاں جہاں بھی ہوں - اگر ان کے لئے یہاں پہنچنا طبعی یا اقتصادی طور پر ناممکن نہ ہو تو مرد اور عورت دونوں قسم کے ووٹروں کو توجہ دلانے کیلئے یہ اعلان کیا جاتا ہے - کہ وقت پر قادیان پہنچکر اپنا ووٹ دیں - جس جس احمدی کو اس اعلان کے دیکھنے کا موقعہ ملے - اسے چاہئے کہ اگر اس کے علم میں کوئی قادیان کا ووٹر باہر ہو - تو اسے اطلاع پہنچا دے - جزاکم اللہ احسن الجزاء

خاکسار:- مرزا محمود احمد ۲۵/۱/۴۶ء

بیرون ہند کے لئے مبلغین اور مدرسین کی فوری ضرورت

۲۵ جنوری کو خطبہ جمعہ فرماتے ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے بیرونی ممالک کے لئے دس مبلغین کا مطالبہ فرمایا ہے - تعلیم مولوی فاضل انگریزی ہونی چاہئے - اگر مولوی فاضل نہ ہو - تو میٹرک پاس ہو - اور قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو - کچھ حدیث جانتا ہو - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھی ہوئی ہوں - اور کچھ عربی جانتا ہو - وہ واقفین زندگی جن کو ابھی تک منتخب نہیں کیا گیا - اگر وہ مندرجہ بالا تعلیمی معیار کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے آپ کو بیرونی ممالک کے لئے اہل سمجھتے ہوں - تو وہ بھی اپنے متعلق یاد دہانی کرا دیں - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام اللہ تعالیٰ نے ابراہیم رکھا ہے - اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو بھی اللہ تعالیٰ نے ابراہیم فرمایا ہے - جس کے معنی یہ ہیں کہ جماعت احمدیہ کو اسماعیل علیہ السلام جیسی قربانیاں کرنی ہونگی - آج جو شخص دنیا پر لات مار کر دین کی خاطر زندگی وقف کرتا ہے - اور ہر ماں جو اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کرتی ہے - وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عترت ہے - عترت سے مراد وہ مخلص لوگ ہیں جو دین کی خاطر اپنے آپ کو ذبح کرانے کو تیار ہوں - پس مبارک ہیں وہ نوجوان جو دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں - اور خوش قسمت ہیں وہ مائیں جو اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کریں - مبلغین کے علاوہ انگریزی دان مدرسین کی بھی بیرونی ممالک میں بہت ضرورت ہے - بیرون ہند تنخواہ بھی معقول مل جاتی ہے - اور تبلیغ کے قیمتی مواقع بھی ملتے ہیں - لہذا S.A.V اور B.T صاحبان بھی اپنے آپ کو بیرون ہند میں ملازمت کے لئے پیش کریں - (انچارج تحریک جدید قادیان)

سرمایہ دار احباب کے لئے ایک نادر موقع

جماعتی طور پر چند ایسی سکیمیں زیر غور ہیں جن کے لئے سرمایہ کی ضرورت ہوگی - ان کے متعلق دوستوں کی تشفی کرادی جائیگی - کہ کام نفع مند ہے - اور ان کا سرمایہ انشاء اللہ محفوظ رہیگا - جو سرمایہ دار احباب اس میں حصہ لینا چاہیں وہ خاکسار کو اطلاع دیں کہ وہ کہاں تک ان سکیموں پر روپیہ لگا سکتے ہیں - یا اپنے دوستوں سے رقم لگوا سکتے ہیں - ہمیں جو اطلاعات موصول ہونگی - انہیں قطعی طور پر مخفی رکھا جائیگا -

(خاکسار عبدالکریم ناظم تجارت)

جاپان کی قید میں احمدیوں کی مضطربانہ دعائیں

ذیل کا مضمون اس عاجز نے جاپان کی قید میں بطور خطبہ پڑھا تھا۔ جبکہ ہم احمدیوں کی حالت نہائت مضطربانہ تھی۔ اور بظاہر حالات مخلصی کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ امید ہے۔ کہ ناظرین الفضل کے لئے اس کا مطالعہ دلچسپی اور فائدے کا باعث ہوگا۔ میں نے احباب کے سامنے بیان کیا۔

عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تم سے پہلی امتوں میں سے تین شخص سفر کو گئے۔ اور راستہ میں رات کو ایک غار میں ٹھہرے۔ اس غار کے مونہہ کو ایک بڑے پتھر نے ڈھلک کر بند کر دیا۔ اس پر انہوں نے آپس میں کہا۔ کہ اس پتھر سے تبھی نجات ہو سکتی ہے۔ کہ ہم سب باری باری اللہ تعالےٰ سے اپنی کی ہوئی کسی نیکی کا حوالہ دے کر دعا کریں۔ ان میں سے ایک شخص نے یوں دعا شروع کی۔ کہ اے اللہ میرے ماں باپ بوڑھے تھے۔ اور میں اپنے بال بچوں کو ان سے پہلے کھانا نہ کھلاتا تھا۔ ایک روز میں بکریاں چراتے چراتے دور نکل گیا۔ اور جب واپس آیا تو وہ دونوں سو چکے تھے۔ میں جانوروں کا دودھ دوہ کر لے گیا۔ تو ان کو سوتا پایا۔ میں نے ناپسند کیا کہ اپنے بال بچوں کو ان سے پہلے کچھ کھلاؤں پلاؤں۔ اور ان کو جگانا بھی ناپسند کیا۔ پس میں پیالہ ہاتھوں میں لے کر ان کے جاگنے کے انتظار میں ٹھہرا رہا۔ یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ اور بچے بھوک کے مارے میرے قدموں میں چلاتے تھے۔ پھر وہ جاگے تو انہوں نے دودھ پیا۔ اے اللہ اگر میں نے یہ کام محض تیری رضا حاصل کرنے کے لئے کیا تھا۔ تو یہ ہماری مصیبت دور فرما۔ اس پر پتھر تھوڑا سا سرک گیا۔ مگر وہ غار سے نکل نہ سکتے تھے

دوسرے نے کہا اے اللہ میری ایک چچا زاد بہن تھی۔ مجھے وہ سب سے پیاری تھی۔ میں نے اس سے ہمبستری چاہی۔ مگر اس نے نہ مانا۔ اس کے بعد قحط کا سال آیا۔ وہ مجھ سے مدد مانگنے آئی۔ میں نے ایک سو بیس اشرفیاں اس شرط پر اسکو دیں۔ کہ وہ مجھ سے بدکاری کرے۔ اس نے مان لیا۔ پھر جب میں اسکے قریب گیا۔ تو اس نے کہا اللہ سے ڈر۔ اور اس مہر کو ناجائز طور پر نہ توڑ۔ میں یہ سنکر اٹھ کھڑا ہوا۔ اور روپیہ بھی معاف کر دیا۔ اے اللہ اگر میں نے یہ کام تیری رضا کے حصول کے لئے کیا تھا۔ تو یہ مصیبت دور فرما۔ اس پر پتھر تھوڑا سا اور ڈھلک گیا۔ مگر پھر بھی وہ نکل نہ سکتے تھے

تیسرے نے کہا اے اللہ میں نے کچھ مزدور کام پر لگائے۔ پھر ان کو مزدوری دے دی سوائے ایک شخص کے کہ وہ اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ میں نے اسکے پیسوں کو نفع پر لگایا۔ یہاں تک کہ بہت مال مویشی اکٹھے ہو گئے۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد وہ آیا۔ اور اپنی مزدوری مانگی۔ میں نے کہا۔ کہ جو کچھ اونٹ گائیں اور بکریاں اور غلہ تو دیکھ رہا ہے۔ یہ سب مزدوری میں ہیں۔ اس نے کہا دیکھ مجھ سے ٹھٹھا مت کر۔ میں نے کہا میں ٹھٹھا نہیں کرتا سچ مچ یہ سب تیرے ہیں۔ اس پر وہ سب مال مویشی وغیرہ لے کر چلا گیا۔ اے اللہ اگر یہ کام میں نے تیری رضا کے حصول کی خاطر کیا تھا۔ تو تو یہ مصیبت ہم سے دور فرما۔ اس پر وہ پتھر بالکل ڈھلک گیا۔ اور وہ تینوں شخص باہر نکل کر اپنے راستہ پر ہو لئے۔ (بخاری) اسوہ حسنہ حصہ اول ۲۰۲

قریباً تین سال ہوئے سنگاپور میں ۱۵ فروری کے دن ہم جاپانی قید کی غار میں دھکیلے گئے اس غار کے مونہہ پر جو پتھر رکھا گیا۔ اس کے ہٹنے کی کوئی صورت معلوم نہیں ہوتی تھی ۱۹۴۲ء گزر گیا۔ ۱۹۴۳ء بھی گزر گیا۔ اور ۱۹۴۴ء بھی ختم ہو رہا ہے۔ معلوم نہیں ہماری اس غار میں رہائش کی کتنی میعاد ہے۔ لیکن ہم یہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ ۱۹۴۲ء میں جس رنگ پر ہماری غار کا پتھر ہمارے سامنے تھا۔ وہ اس رنگ پر نہیں ہے۔ اور اس طرح پر ۱۹۴۳ء میں یہ پتھر کچھ اور سرک چکا تھا۔ اور اب جب ۴۴ء ختم ہونے کو ہے۔ ہم کو خدا تعالےٰ سے پوری پوری امید ہونی چاہیئے۔ کہ انشاء اللہ یہ پتھر اس سال یا ۱۹۴۵ء میں مکمل طور پر ہٹ جائے گا۔

مگر یہ کس طرح اور کیونکر؟ آئیے ہم بھی ان تینوں مسافروں کے واقعہ کی طرح غور کریں۔ دعا تو ہم کرتے ہی ہیں۔ لیکن دعا کے بھی کئی طریق ہیں۔ سو آج سے ان کے طریق پر بھی دعا شروع کر دیں ہماری ایک چھوٹی سی جماعت وہ جماعت ہے۔ جو صحابہ کی جماعت ہونے کا فخر رکھتی ہے۔ وہ صحابہ جو دعا کے لئے خدا تعالےٰ سے عرض گزار ہوئے تھے۔ تو خدا تعالےٰ ان پر فرشتوں کا نزول فرماتا تھا۔ پس آؤ آج سے ہم دعائیں کرنے لگ جائیں۔ اور یہ سمجھ لیں۔ کہ پتھر ہماری دعاؤں سے سرکے گا۔ اب تو جو دعائیں ہم نے کی ہیں۔ وہ صرف اس قسم کا رنگ رکھتی ہیں۔ کہ ہم نے اپنے خدا کے سامنے اپنے گناہ پیش کئے۔ آؤ آج ہم ان تینوں کیطرح اپنی کوئی نیکی پیش کر کے دعا گو ہوں۔ بے شک ہم جب اپنی نیکیوں کیطرف متوجہ ہوں گے۔ تو ہم کو اپنا دامن گناہوں سے ہی بھرا ہوا نظر آئیگا۔ اور اسکے اندر نیکی کا وجود ڈھونڈنا مشکل ہوگا۔ مگر ہمارا خدا بڑا ذرہ نواز ہے اور اس میں تو شک نہیں۔ کہ ہم نے ایک نیکی تو ضرور کی ہے۔ اور وہ ایسی نیکی ہے۔ جو دنیا کی باقی قوموں نے ابھی تک نہیں کی۔ اور وہ ہمارے ساتھ ہی مختص ہے۔ اور خدا نے اس نیکی کی توفیق کے ساتھ ایک دعا بھی خود سکھا دی ہے۔ جو ہم اکثر مانگتے ہیں۔ وہ نیکی کیا ہے۔ قبول احمدیت۔ ہم نے ایک طرف اپنی آنکھوں سے دنیا کی گمراہ حالت کا مشاہدہ کیا۔ اور دوسری طرف خدا تعالےٰ کے روحانی بادل کو اپنے اوپر برستے دیکھا ہم نے اس پانی کو ادب کے ہاتھوں لیا۔ اور اپنے اندر جذب کیا۔ نہ صرف اپنے اندر جذب کیا۔ بلکہ دوسروں کو پلانے کے لئے ہم مشرق و مغرب میں گھوم رہے۔ اور جگہ جگہ پر اپنے مشن کھول رہے ہیں۔ اور انفرادی طور پر بھی جہاں ہم کو موقعہ ملا ہم نے کوشش کی:

پس چاہیئے کہ ہم اس نیکی کو پیش کرتے ہوئے کہیں۔ کہ اے خدا تو جانتا ہے کہ ہم نے یہ کام تیری خوشنودی کے لئے کیا۔ اور اپنے آپ کو تیرے غضب میں آنے سے صرف تیرے ہی فضل سے بچا لیا۔ نہ صرف اپنے آپ کو بچایا۔ بلکہ

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ضروری پیغام

تحصیل بٹالہ کے ووٹروں کے نام

میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ تمام احباب جن پر میری بات کا کوئی اثر ہو سکتا ہے تکلیف اٹھا کر بھی اور قربانی کر کے بھی آنے والے چند دنوں میں چودہری فتح محمد صاحب سیال کے حق میں پروپیگنڈا کرینگے اور جب ووٹ کا وقت آئیگا۔ تو کسی قربانی سے بھی دریغ نہ کرتے ہوئے اپنے مقررہ حلقہ میں پہنچکر ان کے حق میں ووٹ دینگے: والسلام

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد

نوٹ:۔ تحصیل بٹالہ کا پولنگ مختلف مقامات پر از یکم فروری ۱۹۴۶ء تا ۱۴ فروری ۱۹۴۶ء ہوگا۔ اور مخصوص طور پر قادیان کا پولنگ از ۲ فروری تا ۴ فروری ہوگا۔ جس کی تفصیل کے لئے دوسرا نوٹ صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں:

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ۲۲/۱/۴۶

لاکھوں بھولے بھٹکے۔ انسانوں کو تیرے اسلام کی آغوش میں لا ڈالا۔ ہمیں تو اس نیکی کے طفیل ہماری رستگاری کی دعا کو قبولیت کا شرف عطا فرما۔ ہم اب تیری ہی سکھائی ہوئی دعا تیری درگاہ میں پیش کرتے ہیں۔

ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان اٰمنوا بربکم فاٰمنا ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیاٰتنا وتوفنا مع الابرار۔ ربنا واٰتنا ما وعدتنا علیٰ رسلک ولا تخزنا یوم القیامۃ انک لا تخلف المیعاد (آل عمران) یعنی اے ہمارے رب ہم نے ایک منادی کرنے والے کی آواز کو سُنا۔ جو ایمان کی منادی کرتا تھا۔ کہ تم اپنے رب پر ایمان لاؤ۔ پس ہم نے اُس کی آواز کو سُنا اور اس پر ایمان لائے۔ اے خدا ہمارے گناہوں کو بخش۔ اور ہماری برائیاں ہم سے دُور کر۔ اور ہم کو اس مصیبت سے نجات دلا کر اپنے بھائی بندوں میں پہنچا کر نیکی کی حالت میں موت وارد کر۔ اور اپنے رسول پر امن کا وعدہ جیسا کہ اس کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے۔ پورا کر۔" جیسا کہ نوح کے وقت میں ہوا۔ کہ ایک خلق کثیر کی موت کے بعد امن کا زمانہ بخشا گیا۔ ایسا ہی اس جگہ بھی ہوگا۔ اور پھر اس الہام (یاتی علیٰ جہنم زمان لیس فیہا احد) کے بعد اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ثم یغاث الناس وفیہ یعصرون یعنی پھر لوگوں کی دعائیں سنی جائینگی۔ اور وقت پر بارشیں ہونگی۔ اور باغ اور کھیت بہت پھل دینگے۔ اور خوشی کا زمانہ آجائے گا۔ اور غیر معمولی آفتیں دُور ہو جائینگی۔ تا لوگ یہ خیال نہ کریں۔ کہ خدا صرف قہار ہے۔ رحیم نہیں۔ اور تا اس کے مسیح کو منحوس قرار نہ دیں"۔ (تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۳)

آؤ آج کے دن سے ہم جھک جائیں اور تبتل اختیار کریں۔ کہ خدا ہم پر اپنا فضل نازل کرے۔ آجکل دوسری قوموں کو خدائے تعالیٰ کے نزدیک کوئی مقبولیت نہیں۔ آج اگر کسی کی سنی جا رہی ہے۔ تو وہ احمدی جماعت ہے۔ پس اپنے ہاتھ اٹھائیے۔ اور اپنے دامن اس کے سامنے پھیلا دیجئے۔ کہ یہ نادر موقعہ دنیا کے صرف چند لاکھ احمدیوں کو ہی حاصل ہے۔ ہماری دعائیں زیادہ سُنی جا رہی ہیں۔ ہم کو

م اس سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔ اور اس قید کی غار میں اپنی بے بسی اور بے کسی کو لیکر بیٹھے نہیں رہنا چاہئے۔ بلکہ اُن تینوں کی طرح اُسی قسم کی دعا کو آلۂ کار بنا کر اس قید سے رہائی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ تا وہ وقت جلد آئے۔ جب ہم اپنے گھروں کو خوشی خوشی روانہ ہوں۔ آخر خدا تعالےٰ نے ہماری پکار سنی۔ اس غار سے پتھر سرکا۔ اور ہم بخیریت گھروں کو واپس آتے ۔ خاکسار محمد نصیب عارف جبل پور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ایک آریہ کی غلط بیانی کی تردید

قدامت شخصی صرف خدا تعالیٰ کو حاصل ہے

آریہ گزٹ ۱۳ جنوری میں ایک مضمون "آریہ سماج کا سکہ احمدیت پر" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس میں معترض نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف چشمہ معرفت کے صـ۱۶۷ و صـ۱۶۰ و صـ۲۶۳ کی چند سطریں نقل کر کے یہ ثابت کرنے کی بے سود کوشش کی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سلسلہ کائنات کو پروآہ روپ سے انادی تسلیم فرماتے تھے۔ مگر یہ ایسا ہی دعویٰ ہے۔ جیسے کوئی کہے کہ پنڈت دیانند صاحب نے اپنی کتاب گوکرونا ندھی میں شراب اور گوشت کو جائز قرار دیا ہے۔ یا اپنے وید بھاش میں پرتیما پوجن کی تعلیم دی ہے۔ آریہ گزٹ کے "واقفکار" کی ناواقفی سمجھی جائے یا خالص حق پوشی؟ کہ اس نے وہ بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کی۔ جس کی آپ ہمیشہ تردید فرماتے رہے۔ اور ایسے زبردست دلائل سے تردید فرماتے رہے۔ جن کا آج تک آریہ کوئی جواب نہیں دے سکے۔ چشمہ معرفت حضور کی وہ معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس میں آریوں کے غلط عقائد (مثل روح و مادہ کا انادی ہونا وغیرہ) کا دلائل عقلیہ و نقلیہ سے باطل ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ اور جب روح و مادہ کا انادی ہونا ہی باطل ثابت کر دیا۔ تو سلسلہ کائنات کے قدیم ماننے کا عقیدہ حضور کی طرف منسوب کرنا محض خوش فہمی نہیں تو اور کیا ہے؟

دنیا میں اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو خالص توحید کا علمبردار ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی توحید کو پیش فرمایا۔ اسلام قطعی طور پر کسی چیز کو خدا تعالےٰ کی ذات۔ صفات اور عبادات میں شریک نہیں ٹھہراتا۔ حضور نے چشمہ معرفت میں اپنے عقیدہ کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"ہمارا عقیدہ ہے کہ کوئی چیز خدا تعالیٰ کی وحدت کے ساتھ مزاحمت نہیں رکھتی محض اسی کی ذات قائم بنفسہ اور ازلی اور ابدی ہے۔ اور باقی سب چیزیں ہالکۃ الذات اور باطلۃ الحقیقت ہیں۔ اور یہی خالص توحید ہے۔ جسکے خلاف عقیدہ رکھنا سراسر شرک ہے"۔ (چشمہ معرفت صـ۱۶۷)

ان الفاظ کی موجودگی میں کوئی حق پسند یہ کہنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ کہ حضرت مرزا صاحب سلسلہ کائنات کو انادی تسلیم کرتے تھے۔ معترض نے اپنے دعویٰ کی بنیاد مندرجہ ذیل تین حوالوں پر رکھی ہے۔

۱۔ اگرچہ اسلام بھی مخلوق کی نوعی قدامت کا قائل ہے۔ مگر اسلام کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ ہر ایک چیز مخلوق ہے۔ (چشمہ معرفت صـ۱۶۷)

۲۔ خدا تعالےٰ کی صفات خالقیت اور رازقیت وغیرہ سب قدیم ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کی صفات قدیمہ کے لحاظ سے مخلوق کا وجود نوعی طور پر قدیم ماننا پڑتا ہے۔ نہ شخصی طور پر یعنی مخلوق کی نوع قدیم سے چلی آتی ہے۔ ایک نوع کے بعد دوسری نوع خدا پیدا کرتا چلا آیا ہے۔ سو اسی طرح ہم ایمان رکھتے ہیں۔ اور یہی قرآن کریم نے ہمیں سکھایا ہے۔ اور ہم نہیں جانتے کہ انسان سے پہلے کیا کیا خدا نے بنایا۔ مگر اس قدر ہم جانتے ہیں۔ کہ خدا کے تمام صفات کبھی ہمیشہ کے لئے معطل نہیں ہوتے اور خدا تعالےٰ کی قدیم صفات پر نظر کر کے مخلوق کے لئے قدامت نوعی ضروری ہے۔ مگر قدامت شخصی ضروری نہیں" (صـ۱۶۰)

۳۔ بجز خدا کے کسی چیز کے لئے قدامت شخصی تو نہیں مگر قدامت نوعی ضروری ہے۔ (صـ۲۶۳)

مندرجہ بالا حوالجات کے کسی لفظ سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سلسلہ کائنات کو انادی تسلیم فرماتے ہیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ معترض صاحب کو "مخلوق کی نوع قدیم سے چلی آتی ہے" ایسے فقرات سے مغالطہ لگا ہے۔ حالانکہ حضور فرماتے ہیں کہ اسلام قدامت شخصی کا قائل نہیں۔

قادیان کا پولنگ پروگرام

حلقہ مسلم تحصیل بٹالہ کے ووٹروں کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ قادیان کے ووٹروں کا پولنگ مردوں کیواسطے ۲ فروری و ۴ فروری و ۵ فروری ۱۹۴۶ء مقرر ہوا ہے۔ اور عورتوں کیواسطے ۵ فروری و ۶ فروری و ۷ فروری ۱۹۴۶ء مقرر ہوا ہے۔ یہ تاریخیں صرف ان لوگوں کیلئے ہیں۔ جن کا ووٹ قادیان میں درج ہے تحصیل بٹالہ کے باقی ووٹروں کے لئے دوسری تاریخیں مقرر ہیں۔ پس قادیان کے مرد ووٹروں کو یکم فروری ۱۹۴۶ء کی شام تک قادیان پہنچ جانا چاہیئے۔ اور مستورات کو ۴ فروری کی شام تک۔ مرد اور عورتوں کے لئے جو تین تین دن مقرر ہیں اس سے یہ مراد نہیں۔ کہ وُہ ان تین دنوں میں سے جس دن چاہیں ووٹ دے سکتے ہیں۔ بلکہ ہر دن کے لئے سرکاری طور پر علیحدہ علیحدہ ووٹر مخصوص کر دیئے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل کی اس جگہ گنجائش نہیں۔ پس پولنگ سے ایک دن قبل قادیان پہنچ جانا ضروری ہے۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد ۲۲/۱/۴۶

یعنی ایسا نہیں کہ یہی گنتی ہوئی روحیں اور موجودہ مادہ ہی بار بار چکر لگا رہا ہے۔ ہاں خدا تعالےٰ کی تمام صفات ازلی اور ابدی ہیں۔ صفت خلق کے ماتحت وہ پیدا کرتا ہے۔ اور صفت افنا کے ماتحت وہ فنا بھی کرتا ہے۔ اس وقت صفت وحدت کا کامل ظہور ہوتا ہے۔ اس طرح وہ اپنی صفات کا اظہار کرتا آیا ہے۔ اور کرتا رہے گا۔ ایک دنیا کے بعد قیامت۔ قیامت کے بعد پھر نئی دنیا۔ اس طرح خلق وفنا کا سلسلہ ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے۔ اور ہوتا چلا جائے گا۔ سلسلہ پیدائش کے ہر فرد کی ابتداء ہے۔ مگر سلسلہ خلق کی ابتداء نہیں۔ ہر دنیا کا اختتام ہے۔ مگر خدا کی صفت خلق کا اختتام نہیں۔ انسان بوجہ ناقص العقل اور محدود العلم ہونے کے اس کی صفات قدیمہ کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ کب سے اور کیا کچھ پیدا کرتا چلا آیا ہے۔ ہاں یہ کہنا کہ یہی روحیں اور یہی مادہ ابتدا سے چلا آتا ہے۔ خدا تعالےٰ کو کمزور۔ ناقص العلم اور محدود الصفات ثابت کرتا ہے۔ جیسا کہ آریوں کا عقیدہ ہے۔ مگر اسلام کی یہ تعلیم نہیں۔ "واقفکار" صاحب کی خدمت میں نہایت ہمدردانہ گزارش ہے۔ کہ وہ ایک بار پھر حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی کتاب چشمۂ معرفت کو نرپکش ہو کر شروع سے آخر تک پڑھیں۔

یہ کہنا کہ حضور نے "پیغام صلح" میں وید کو الہامی اور منزہ عن الخطاء تسلیم کر لیا ہے۔ حضور کے مقصد ومدعا کو عمداً چھپا کر اپنے مدعا کو ثابت کرنے کے لئے بے ہودہ کوشش ہے۔ حضور نے ہندو مسلمانوں کے درمیان صلح قائم کرنے کی ایک معقول تجویز پیش فرمائی تھی۔ آج بھی سنجیدہ اور امن پسند طبقہ کے لوگوں کے نزدیک یہی ایک تجویز ہے۔ جس کے ذریعہ ہندوستان ترقی کر سکتا ہے۔ دو قوموں کے درمیان دشمنی اور عناد کا جو اثر پیدا ہوتا ہے۔ ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:

"وہ ملک آرام کی زندگی بسر نہیں کر سکتا جس کے باشندے ایک دوسرے کے رہبر دین کی عیب شماری اور ازالہ حیثیت عرفی میں مشغول ہیں۔ اور ان قوموں میں ہرگز سچا اتفاق نہیں ہو سکتا۔ جن میں سے ایک یا دونوں ایک دوسرے کے نبی یا رشی اور اوتار کو بدنامی یا بدزبانی کے ساتھ یاد کرتے رہتے ہیں۔" (پیغام صلح صفحہ ۱۳)

اس کے بعد حضور فرماتے ہیں:۔

"اگر اس قسم کی صلح تام کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان تیار ہوں۔ کہ وہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان لیں۔ اور آئندہ توہین اور تکذیب چھوڑ دیں۔ تو میں سب سے پہلے اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے کو تیار ہوں۔ کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہوں گے۔ اور وید اور اس کے رشیوں کا تعظیم اور محبت سے نام لیا کریں گے" (پیغام صلح صفحہ ۱۶)

یہ باہمی سمجھوتہ کے لئے ایک نیک تجویز تھی۔ جس پر اگر آج بھی عمل ہونا شروع ہو جائے۔ تو ملک میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ حضور نے تو ہندوؤں کی دلجوئی کے لئے یہاں تک فرمایا۔ کہ اگر یہ لوگ صلح کے لئے تیار ہوں۔ تو ان کی خاطر ہم گائے کے گوشت کا استعمال کو نا بھی ترک کر سکتے ہیں۔ اس کی بناء پر "واقفکار" صاحب یہ کہہ دیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے گائے کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے۔ تو ہم ان کا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔

اسلام تنگ دلی کا سبق نہیں دیتا۔ اسلام ہر مذہب کے بزرگوں کی عزت کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ خدا کسی خاص ملک یا خاص قوم کا رب نہیں۔ وہ رب العالمین ہے۔ وہ قدیم سے ہر ملک اور ہر قوم کی جسمانی اور روحانی تربیت کرتا آیا ہے۔ اس لئے ہر قوم میں نبی اور رسول بھیجے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہی بتایا۔ کہ راجہ رامچندر صاحب۔ سری کرشن۔ مہاتما بدھ وغیرہ اپنے اپنے وقت کے نبی تھے۔ یہ لوگ خدا سے الہام پا کر اپنے اپنے زمانہ کے مطابق لوگوں کی راہنمائی کرتے رہے۔ پس یہ بزرگ ہستیاں قابل عزت ہیں۔ ان کے صحیفے الہامی کلام کا ہی مجموعہ تھے۔ مگر اب وہ اصل حالت میں نہیں۔ اس لئے قابل عمل بھی نہیں لہٰذا وہ قابل ادب ہیں۔ باقی جو حقیقت الامر ہے

* وہ ہر صاحب تحقیق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب پیغام صلح خود پڑھ کر اصل بات معلوم کر سکتا ہے۔ (خاکسار عبد الواحد بی اے واقف زندگی)

ہر احمدی غور سے پڑھے ——— ایک غلط فہمی کا ازالہ

ایسے دوست جو اس وقت تحریک جدید کے دفتر دوم کے جہاد میں شامل ہو رہے ہیں ان میں بعض ایسے ہیں۔ جو پنشن بھی لے رہے ہیں۔ اور فوجی یا پرائیویٹ ملازمت بھی کر رہے ہیں۔ یا وہ جو اس وقت ملازمت کرتے ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا ہے کہ جب ملازمت جاتی رہی۔ اور صرف پنشن رہ گئی۔ یا تنخواہ میں کمی ہو گئی۔ یا جن کی صرف ملازمت تھی وہ جاتی رہی۔ اور بے کار ہو گئے۔ تو وہ تحریک جدید کے دفتر دوم میں کس طریق سے حصہ لیں۔

ایسے احباب کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ذیل پیش کر دینا کافی ہے۔ فرمایا

(۱) "چونکہ بہت سے لوگ جنگ سے واپس آ گئے ہیں۔ اور ان کی تنخواہیں پہلے سے کم ہو گئی ہیں۔ اس لئے میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہمارا یہ قاعدہ اسی سال کی تنخواہ کے حساب سے ہو گا خواہ اسے تھوڑی ملتی ہو یا بہت مثلاً ایک شخص کو فوج میں اڑھائی سو ماہوار تنخواہ ملا کرتی تھی۔ لیکن اب اسے پچاس روپیہ ملتی ہے۔ تو اب اس کا چندہ پچاس روپیہ ہو جائیگا۔ ہاں اس کا فرض ہو گا۔ کہ ہر سال کچھ نہ کچھ اضافہ کرتا چلا جائے"۔

(۲) "میں نے غور کر کے محسوس کیا ہے کہ شاید دفتر دوم کے زیادہ سخت شرائط ہیں۔ یا یہ کہ ابھی اس دور کے آدمی ایمان کے اعلیٰ مقام پر نہیں پہنچے۔ اس لئے بڑی کمی ہے"۔

"دفتر دوم کے لئے میں کچھ آسانی کر دیتا ہوں پہلے میں نے ایک مہینے کی تنخواہ کی شرط رکھی تھی۔ لیکن اب میں نصف اور تین چوتھائی تنخواہ کی بھی اجازت دیتا ہوں یعنی تینوں طرح چندہ دیا جا سکتا ہے۔ (۱) پورے مہینے کی تنخواہ دے کر بھی (۲) اگر پورے مہینے کی تنخواہ نہ دے سکتا ہو۔ تو وہ اپنی تنخواہ کا پچھتر فی صدی دے کر بھی شامل ہو سکتا ہے۔ (۳) اگر پچھتر فی صدی بھی نہ دے سکتا ہو۔ تو پچاس فی صدی حصہ دے کر بھی شامل ہو سکتا ہے۔ لیکن بہرحال یہ ضروری ہو گا کہ انیس سال تک متواتر قربانی کی جائے اور کچھ نہ کچھ پہلے کی نسبت اپنے چندے کو بڑھایا جائے"۔

"پس وہ دوست جنہوں نے اب تک اس میں حصہ نہیں لیا۔ ان سے بھی کہتا ہوں۔ کہ وہ اپنے وعدے جلد سے جلد لکھوا دیں۔ جو دوست دفتر اول یا دوم میں پہلے سے حصہ لے رہے ہیں وہ پہلے سے بڑھ کر حصہ لیں۔ کیونکہ یہ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ ایسا موقعہ نہ سینکڑوں سال پہلے کسی جماعت کو ملا ہے۔ اور نہ آئندہ ملیگا"

اگر آپ تحریک جدید کے دفتر اول یا دفتر دوم میں شامل ہیں۔ تو اپنا وعدہ فوراً حضور کے پیش کریں۔ اگر دفتر دوم میں شامل ہونا ہے تو جلد سے جلد اپنا وعدہ پیش کر کے رضاء الٰہی حاصل کریں۔ برکت علی خان فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

آپ پڑھ چکے ہونگے

کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان جماعتوں کے لئے جو الیکشن کے کام میں مصروف عمل ہیں تحریک جدید کے وعدوں کی آخری تاریخ ۲۸ فروری مقرر فرمائی ہے۔ لیکن جن جماعتوں میں الیکشن کا کام زیادہ نہیں۔ عام حالات ہیں۔ ان کے لئے وعدوں کی آخری تاریخ ۷ فروری ہے۔

پس الیکشن کے کام میں مصروف عمل جماعتوں کے علاوہ دوسری تمام جماعتیں اپنے وعدے ۷ فروری تک حضور کے پیش کر کے رضاء الٰہی حاصل کریں:۔

ترسیل زر اور انتظامی امور ... ہے۔
منیجر الفضل کو مخاطب ... الفاظ
کے ایڈیٹر کو:۔
... غیرت کو بھڑکانے اور

یعنی ایسا نہیں کہ یہی گنتی ہوئی روحیں اور موجودہ مادہ ہی بار بار چکر لگا رہا ہے۔ ہاں خدا تعالے کی تمام صفات ازلی اور ابدی ہیں۔ صفت خلق کے ماتحت وہ پیدا کرتا ہے۔ اور صفت افنا کے ماتحت وہ فنا بھی کرتا ہے۔ اس وقت صفت وحدت کا کامل ظہور ہوتا ہے۔ اس طرح وہ اپنی صفات کا اظہار کرتا آیا ہے۔ اور کرتا رہے گا۔ ایک دنیا کے بعد قیامت۔ قیامت کے بعد پھر نئی دنیا۔ اس طرح خلق وفنا کا سلسلہ ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے۔ اور ہوتا چلا جائے گا۔ سلسلہ پیدائش کے ہر فرد کی ابتداء ہے۔ مگر سلسلہ خلق کی ابتداء نہیں۔ ہر دنیا کا اختتام ہے۔ مگر خدا کی صفت خلق کا اختتام نہیں۔ انسان بوجہ ناقص العقل اور محدود العلم ہونے کے اس کی صفات قدیمہ کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ کب سے اور کیا کچھ پیدا کرتا چلا آیا ہے۔ ہاں یہ کہنا کہ یہی روحیں اور یہی مادہ ابتدا سے چلا آتا ہے۔ خدا تعالےٰ کو کمزور، ناقص العلم اور محدود الصفات ثابت کرتا ہے۔ جیسا کہ آریوں کا عقیدہ ہے۔ مگر اسلام کی یہ تعلیم نہیں۔ "واقفکار" صاحب کی خدمت میں نہایت ہمدردانہ گزارش ہے۔ کہ وہ ایک بار پھر حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی کتاب چشمۂ معرفت کو نکتہ چیں ہو کر شروع سے آخر تک پڑھیں۔

یہ کہنا کہ حضور نے "پیغام صلح" میں ویدوں کو الہامی اور منزہ عن الخطاء تسلیم کر لیا کہ حضور کے مقصد و مدعا کو عمداً چھپا کر اپنے مدعا کو ثابت کرنے کے لئے بے ہودہ کوشش ہے۔ حضور نے ہندو مسلمانوں کے درمیان صلح قائم کرنے کی ایک معقول تجویز پیش فرمائی تھی۔ آج بھی سنجیدہ اور امن پسند طبقہ کے لوگوں کے نزدیک یہی ایک تجویز ہے۔ جس کے ذریعہ ہندوستان ترقی کر سکتا ہے دو قوموں کے درمیان دشمنی اور عناد کا جو اثر پیدا ہوتا ہے۔ ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں۔

"وہ ملک آرام کی زندگی بسر نہیں کر سکتا جس کے باشندے ایک دوسرے کے رہبر دین کی عیب شماری اور ازالہ حیثیت عرفی میں مشغول ہیں۔ اور ان قوموں میں ہرگز سچا اتفاق نہیں ہو سکتا۔ جن میں سے ایک یا دونوں ایک دوسرے کے نبی یا رشی اور اوتار کو بدنامی یا بدزبانی کے ساتھ یاد کرتے رہتے ہیں۔" (پیغام صلح صفحہ ۳۰)

اس کے بعد حضور فرماتے ہیں:۔

"اگر اس قسم کی صلح تام کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان تیار ہوں۔ کہ وہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان لیں۔ اور آئندہ توہین اور تکذیب چھوڑ دیں۔ تو میں سب سے پہلے اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے کو تیار ہوں۔ کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہوں گے۔ اور وید اور اس کے رشیوں کا تعظیم اور محبت سے نام لیا کریں گے"

(پیغام صلح صفحہ ۱۶)

یہ باہمی سمجھوتہ کے لئے ایک نیک تجویز تھی۔ جس پر اگر آج بھی عمل ہونا شروع ہو جائے۔ تو ملک میں امن قائم ہو سکتا ہے حضور نے تو ہندوؤں کی دلجوئی کے لئے یہاں تک فرمایا۔ کہ اگر یہ لوگ صلح کے لئے تیار ہوں۔ تو ان کی خاطر ہم گائے کے گوشت کا استعمال کرنا بھی ترک کر سکتے ہیں۔ اس کی بناء پر "واقفکار" صاحب یہ کہدیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے گائے کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے۔ تو ہم ان کا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔

اسلام تنگ دلی کا سبق نہیں دیتا۔ اسلام ہر مذہب کے بزرگوں کی عزت کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ خدا کسی خاص ملک یا خاص قوم کا رب نہیں۔ وہ رب العالمین ہے۔ وہ قدیم سے ہر ملک اور ہر قوم کی جسمانی اور روحانی تربیت کرتا آیا ہے۔ اس لئے ہر قوم میں نبی اور رسول بھیجے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بتایا۔ کہ راجہ رامچندر صاحب۔ سری کرشن۔ مہاتما بدھ وغیرہ اپنے اپنے وقت کے نبی تھے۔ یہ لوگ خدا سے الہام پا کر اپنے اپنے زمانہ کے مطابق لوگوں کی راہنمائی کرتے رہے۔ پس یہ بزرگ ہستیاں قابل عزت ہیں۔ ان کے صحیفے الہامی کلام کا ہی مجموعہ تھے۔ مگر اب وہ اصل حالت میں نہیں۔ اس لئے قابل عمل بھی نہیں لہٰذا وہ آج ادب ہیں۔ باقی جو حقیقت الامر ہے وہ مہر صاحب تحقیق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب پیغام صلح خود پڑھ کر اصل بات معلوم کر سکتا ہے۔ (خاکسار عبد الواحدی سابق واقف زندگی)

ہر احمدی غور سے پڑھے

ایسے دوست جو اس وقت تحریک جدید کے دفتر دوم کے جہاد میں شامل ہو رہے ہیں ان میں بعض ایسے ہیں۔ جو پنشن بھی لے رہے ہیں۔ اور فوجی یا پرائیویٹ ملازمت بھی کر رہے ہیں۔ یا وہ جو اس وقت ملازمت کرتے ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا ہے کہ جب ملازمت جاتی رہی۔ اور صرف پنشن رہ گئی۔ یا تنخواہ میں کمی ہو گئی۔ یا جن کی صرف ملازمت تھی وہ جاتی رہی۔ اور بے کار ہو گئے۔ تو وہ تحریک جدید کے دفتر دوم میں کس طریق سے حصہ لیں۔

ایسے احباب کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ذیل پیش کر دینا کافی ہے۔ فرمایا

(۱) "چونکہ بہت سے لوگ جنگ سے واپس آ گئے ہیں۔ اور ان کی تنخواہیں پہلے سے کم ہو گئی ہیں۔ اس لئے میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہمارا یہ قاعدہ اسی سال کی تنخواہ کے حساب سے ہو گا خواہ اسے تھوڑی ملتی ہو یا بہت۔ مثلاً ایک شخص کو فوج میں اڑھائی سو ماہوار تنخواہ ملا کرتی تھی۔ لیکن اب اسے پچاس روپیہ ملتی ہے۔ تو اب اس کا چندہ پچاس روپیہ ہو جائیگا۔ ہاں اس کا فرض ہو گا۔ کہ ہر سال کچھ نہ کچھ اضافہ کرتا چلا جائے"۔

(۲) "میں نے غور کر کے محسوس کیا ہے کہ شاید دفتر دوم کے زیادہ سخت شرائط ہیں۔ یا یہ کہ ابھی اس دور کے آدمی ایمان کے اعلیٰ مقام پر نہیں پہنچے۔ اس لئے بڑی کمی ہے"۔

"دفتر دوم کے لئے میں کچھ آسان کر دیتا ہوں پہلے میں نے ایک مہینے کی تنخواہ کی شرط رکھی تھی۔ لیکن اب میں نصف اور تین چوتھائی تنخواہ کی بھی اجازت دیتا ہوں یع[...] طرح چندہ دیا جا سکتا ہے۔ (۱) [...] مہینے کی تنخواہ دے کر بھی (۲) [...] پورے مہینے کی تنخواہ نہ دے [...] تو وہ اپنی تنخواہ کا پچھتر فی صد [...] کر بھی شامل ہو سکتا ہے۔ (۳) [...] پچھتر فی صدی بھی نہ دے سکتا [...] پچاس فی صدی حصہ دے کر بھی [...] ہو سکتا ہے۔ لیکن بہرحال یہ ضروری [...] کہ انیس سال تک متواتر قربانی کی [...] اور کچھ نہ کچھ پہلے کی نسبت اپنا [...] کو بڑھایا جائے"۔

"پس وہ دوست جنہوں نے اب [...] میں حصہ نہ [...] ان سے [...] ہوں۔ کہ وہ [...] وعدے جلد [...] جلد لکھوا دیں [...] دوست دفتر [...] دوم میں پہلے [...] حصہ لے ر[...] وہ پہلے [...] کر حصہ لیں [...] یہ اللہ تعالےٰ [...] فضلوں کو جذ[...] کرنے کا ایک [...] بڑا ذریعہ ہے [...] موقعہ نہ سینکڑ[...] پہلے کسی جماعت کو ملا ہے۔ اور نہ آئ[...]

اگر آپ تحریک جدید کے دفتر اول [...] دوم میں شامل ہیں۔ تو اپنا وعدہ فوراً [...] کے پیش کریں۔ اگر دفتر دوم میں شامل [...] تو جلد سے جلد اپنا وعدہ پیش کر کے [...] الٰہی حاصل کریں۔ برکت علی خان فنانشل س[یکرٹری] تحریک جدید۔

آپ پڑھ چکے ہونگے

کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان جماعتوں کے لئے جو الیکشن کے کام میں مصروف عمل ہیں تحریک جدید کے وعدوں کی آخری تاریخ ۲۸ فروری مقرر فرمائی ہے۔ لیکن جن جماعتوں میں الیکشن کا کام زیادہ نہیں۔ عام حالات ہیں۔ ان کے لئے وعدوں کی آخری تاریخ ۷ فروری ہے۔

پس الیکشن کے کام میں مصروف عمل جماعتوں کے علاوہ دوسری تمام جماعتیں اپنے وعدے ۷ فروری تک حضور کے پیش کر کے رضاء الٰہی حاصل کریں۔

ایک غلط فہمی کا ا[زالہ]

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متع[لق] مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ [...] کہ ایڈیٹر کو۔

پنجاب اسمبلی کے وہ امیدوار جن کے حق میں

جماعت احمدیہ نے مدد کرنے کا وعدہ کیا ہے

ان امیدواروں کے متعلق الفضل ۲۸ جنوری میں جو فہرست شائع [ہوئی] ہے - اس کے تسلسل میں ذیل کے امیدواروں کے متعلق اعلان کیا جاتا ہے-

دیہاتی حلقہ ہائے انتخاب

نام حلقہ	نام امیدوار	نام پارٹی
تحصیل سرگودھا	نواب اللہ بخش صاحب ٹوانہ	یونی نسٹ
تحصیل بھلوال	خان بہادر شیخ فضل حق صاحب پراچہ	لیگ

کل کی فہرست میں کاتب کی غلطی سے خان بہادر شیخ کرامت علی صاحب شمال مشرقی قصباتی حلقہ سے کھڑے ہو رہے ہیں - کی بجائے خان بہادر شیخ برکت علی صاحب لکھا گیا ہے - اس کو درست کر لیا جائے - نیز یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے - کہ تحصیل گوجرانوالہ کے تعلق میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جو اعلان کیا گیا ہے - اس تعلق میں امین آباد کی جماعت نے حضور کے سامنے اس اختلاف سے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے - درحقیقت اس جماعت کا اس اختلاف سے کوئی تعلق نہیں - لہذا حضور کے ارشاد کے ماتحت اعلان کیا جاتا ہے کہ [یہ] جماعت اس اعلان کی مخاطب نہ سمجھی جائے - اس نے اپنی برأت کر دی ہے -

(ناظر امور عامہ)

۲۰ فروری کو ہر جگہ یوم مصلح موعود منایا جائے

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء بمقام ہوشیارپور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک لمبے چلّہ کے بعد پیشگوئی مصلح موعود فرمائی - اس پر دشمنان احمدیت نے جتنا شور مچایا - وہ دنیا جانتی ہے - لیکن خدا کے مونہہ کی باتیں آخر پوری ہوئیں - ہمارے پیارے امام ہمارے پیارے آقا کو خدا نے اپنے کلام سے نوازا - وہ نشانات اس کے ذریعہ پورے کئے اور مامور کرنے سے قبل اس کے افعال اور کردار سے آثار دکھائے ؛

اس عظیم الشان پیشگوئی کا پورا ہونا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا زبردست نشان ، احمدیت کی حقانیت واسلام کی سچائی کا ایک نشان ہے - ایک ایک فقرہ اپنے اندر ایک نشان رکھتا ہے - اس ہر نشان کو واقعات کے ساتھ مسلم وغیر مسلم بھائیوں پر واضح کیا جائے - ہر جماعت اپنی اپنی جگہ پبلک جلسے کرے - اور تقاریر کا انتظام کرے - (ناظر دعوت وتبلیغ قادیان)

تجارت کرنے والے ہزاروں نوجوانوں کی ضرورت ہے

تجارتی اسکیم ایک ایسی مبارک اسکیم ہے - کہ اس کے ذریعے ہم اس فرض عظیم سے سبکدوش ہوجاتے ہیں - جس کی تکمیل کے لئے ہر احمدی کے دل میں خواہش اور جوش ہے - کیونکہ بیعت کے وقت ہر احمدی وعدہ کرتا ہے - کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا -

اس کو پورا کرنا ہر احمدی کا اولین فرض ہے - اور وہ اس تجارتی تحریک سے پورا ہوجاتا ہے - جیسا کہ حضور ارشاد فرماتے ہیں :-

" پس یہ ایسی چیز ہے - جس میں کامیابی یقینی ہوتی ہے - اس میں شبہ نہیں کہ کم ہمت اور بے وقوف انسان اس میں ناکام بھی ہوتا ہے - لیکن باہمت اور عقلمند انسان تجارت آسانی سے چلا سکتا ہے - چاہے گذارے والی تجارت ہو - چاہے لاکھوں روپے والی ہو - اور چاہے کروڑوں روپے والی ہو - بہرحال جہاں احمدی بیٹھ جائیگا - وہاں خدا تعالےٰ کے دین کا ایک مبلغ بیٹھ جائے گا - تجارت اسکی کامیاب ہو یا نہ ہو مگر تبلیغ کامیاب ہو جائیگی "

پس نوجوان اس عظیم الشان تحریک پر لبیک کہتے ہوئے آگے آئیں - اور اپنے نام حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کریں - تا جلد از جلد اس مبارک سکیم کو کامیاب بنانے کے لئے عملی جامہ پہنایا جا سکے - (عبدالکریم ناظم تجارت تحریک جدید قادیان)

ہر قسم کے اعتراضات بھجوائے جائیں

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد فرمودہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ (۱۹۴۵ء) کے مطابق کئی بار اعلان کیا گیا تھا - کہ احباب ایسے تمام اعتراضات (خواہ وہ معمولی ہوں) جو دشمنوں کی طرف سے کئے جاتے ہیں - دفتر دعوت وتبلیغ میں بھجوائیں تا ان کے جوابات تیار کئے جائیں - اس اعلان پر بہت کم دوستوں نے توجہ کی ہے - اب پھر احباب کی خدمت میں التماس ہے - کہ جلد از جلد ایسے اعتراضات جو دشمنوں کی طرف سے ہوتے ہیں (خواہ ان کے جوابات آپ کو آتے ہوں اور وہ معمولی معمولی ہوں) جلد از جلد مرکز میں بھجوائیں - اس کی صورت حضور نے تجویز فرمادی ہے - کہ ہر جماعت ایک رجسٹر رکھے اور ہر تبلیغ کرنے والے سے سیکرٹری تبلیغ اعتراضات جمع کرے - اور بعد ازاں وہ مرکز میں بھجوادے - ان کے جوابات کو ایک چھوٹی سی کتاب کی صورت میں مضمون وار شائع کر دیا جاویگا - یا ٹریکٹ کی صورت میں شائع کر دیا جاویگا - ہر احمدی سے اس بارے میں توجہ کرنے کی تاکید کی جاتی ہے (ناظر دعوت وتبلیغ)

مضمون نگار اصحاب سے ضروری گذارش

مضمون نگار اصحاب کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے مضمون کے دوران میں جہاں وہ کسی غیر زبان کا کوئی فقرہ استعمال کریں - یا کوئی حوالہ درج کریں - وہاں مہربانی فرما کر اس کا ترجمہ بھی ضرور دے دیا کریں - تاکہ ناظرین اس حوالہ کا بآسانی مطلب سمجھ سکیں -

جس مضمون میں اس بات کی پابندی نہ کی جائیگی - وہ شائع نہ ہو سکیگا - امید ہے - کہ احباب مضمون لکھتے وقت اس کا خاص خیال رکھینگے -

درخواست ہائے دعا

(۱) مولوی قاسم علی خان صاحب رامپوری سخت بیمار ہیں - (۲) عبدالحمید صاحب سعید حیدرآبادی قادیان کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں - (۳) بابو محمد اسماعیل صاحب عمبر ریاست جموں ملازمت کے خواہشمند ہیں - (۴) عبدالمجید صاحب متعلم دہم ٹی - آئی ہائی سکول ۲ ماہ سے ٹانگ میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں - اسی بیماری میں ان کی ایک ٹانگ معذور ہوگئی ہے - اور چلنے پھرنے سے معذور ہوگئے ہیں - (۵) بابو عبدالرحیم صاحب نوشہرہ ککے زئیاں بیمار ہیں - (۶) ڈاکٹر محمد شفیع صاحب میلسی ملتان خود اور ان کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں - (۷) شمشاد احمد صاحب سیالکوٹ چھاؤنی بیمار ہیں - (۸) ملک غلام محمد صاحب قصور بیمار ہیں - (۹) مستری عبدالغفور صاحب ایبٹ آباد کی اہلیہ صاحبہ اور بچہ بیمار ہیں - (۱۰) ماسٹر نصراللہ صاحب بھروکی کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں - (۱۱) چوہدری غلام حیدر صاحب گھٹیالیاں لمبے عرصہ سے بیمار ہیں - (۱۲) حوالدار نصیب خان صاحب الور کا بچہ بیمار ہے - (۱۳) غلام محمد صاحب مدرسہ چٹھہ کی اہلیہ صاحبہ بھتیجا بھتیجی اور دو بچے بیمار ہیں - (۱۴) مستری الٰہی بخش صاحب پتوکی کا بچہ بعارضہ نمونیہ بیمار ہے - (۱۵) فضل شاہ صاحب دہلی میں سخت بیمار ہیں - (۱۶) منشی [illegible] صاحب [illegible] الفضل [illegible] احباب [illegible] دعا کریں -

[illegible] اور ہم بخیر و عافیت گھروں کو واپس آسکیں ۔ خاکسار محمد نصیب

پنجاب اسمبلی کے وہ امیدوار جن کے حق میں

جماعت احمدیہ نے مدد کرنے کا وعدہ کیا ہے

ان امیدواروں کے متعلق الفضل ۲۸ جنوری میں جو فہرست شائع ہوتی ہے۔ اس کے تسلسل میں ذیل کے امیدواروں کے متعلق اعلان کیا جاتا ہے۔

دیہاتی حلقہ ہائے انتخاب

نمبر شمار	نام حلقہ	نام امیدوار	نام پارٹی
۱	تحصیل سرگودھا	نواب اللہ بخش صاحب ٹوانہ	یونینسٹ
۲	تحصیل بھلوال	خان بہادر شیخ فضل حق صاحب پراچہ	لیگ

کل کی فہرست میں کاتب کی غلطی سے خان بہادر شیخ کرامت علی صاحب جو شمال مشرقی قصباتی حلقہ سے کھڑے ہو رہے ہیں۔ کی بجائے خان بہادر شیخ برکت علی صاحب لکھا گیا ہے۔ اس کو درست کر لیا جائے۔ نیز یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تحصیل گوجرانوالہ کے تعلق میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جو اعلان کیا گیا ہے۔ اس تعلق میں ایمن آباد کی جماعت نے حضور کے سامنے اس اختلاف سے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے۔ درحقیقت اس جماعت کا اس اختلاف سے کوئی تعلق نہیں۔ لہذا حضور کے ارشاد کے ماتحت اعلان کیا جاتا ہے کہ یہ جماعت اس اعلان کی مخاطب نہ سمجھی جائے۔ اس نے اپنی برأت کر دی ہے۔

(ناظر امور عامہ)

۲۰ فروری کو ہر جگہ یوم مصلح موعود منایا جائے

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء بمقام ہوشیارپور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک لمبے چلہ کے بعد پیشگوئی مصلح موعود فرمائی۔ اس پر دشمنان احمدیت نے جتنا شور مچایا۔ وہ دنیا جانتی ہے۔ لیکن خدا کے مونہہ کی باتیں آخر پوری ہوئیں۔ ہمارے پیارے امام ہمارے پیارے آقا کو خدا نے اپنے کلام سے نوازا۔ وہ نشانات اس کے ذریعہ پورے کئے اور مامور کرنے سے قبل اس کے سر کے اقبال اور کردار سے آثار دکھائے۔

دنیا کے صرف اس عظیم الشان پیشگوئی کا پورا ہونا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ہے۔ ہماری دعائیں ہیں۔ احمدیت کی حقانیت و اسلام کی سچائی کا ایک نشان ہے۔ ایک ایک فقرہ اپنے ہم اس سے غافل نہیں ہوتا ہے۔ اس ہر نشان کو واقعات کے ساتھ مسلم و غیر مسلم بھائیوں پر واضح کیا کی کوشش کریں۔ تا وہ اپنی اپنی جگہ پبلک جلسے کرے۔ اور تقاریر کا انتظام کرے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

تجارت کرنے والے ہزاروں نوجوانوں کی ضرورت ہے

تجارتی اسکیم ایک ایسی مبارک اسکیم ہے۔ کہ اس کے ذریعہ ہم اس فرض عظیم سے سبکدوش ہو جاتے ہیں۔ جس کی تکمیل کے لئے ہر احمدی کے دل میں خواہش اور جوش ہے۔ کیونکہ بیعت کے وقت ہر احمدی وعدہ کرتا ہے۔ کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔

اس کو پورا کرنا ہر احمدی کا اولین فرض ہے۔ اور وہ اس تجارتی تحریک سے پورا ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ حضور ارشاد فرماتے ہیں:۔

"پس یہ ایسی چیز ہے۔ جس میں کامیابی یقینی ہوتی ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ کم ہمت اور بیوقوف انسان اس میں ناکام بھی ہوتا ہے۔ لیکن باہمت اور عقلمند انسان تجارت آسانی سے چلا سکتا ہے۔ چاہے گذارے والی تجارت ہو۔ چاہے لاکھوں روپے والی ہو۔ اور چاہے کروڑوں روپے والی ہو۔ بہرحال جہاں احمدی بیٹھ جائیگا۔ وہاں خدا تعالیٰ کے دین کا ایک مبلغ بیٹھ جائے گا۔ تجارت اسکی کامیاب ہو یا نہ ہو مگر تبلیغ کامیاب ہو جائیگی"۔

پس نوجوان اس عظیم الشان تحریک پر لبیک کہتے ہوئے آگے آئیں۔ اور اپنے نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کریں۔ تا جلد از جلد اس مبارک سکیم کو کامیاب بنانے کے لئے عملی جامہ پہنایا جا سکے۔ (عبد الکریم ناظم تجارت تحریک جدید قادیان)

ہر قسم کے اعتراضات بھجوائے جائیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد (فرمودہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ ۱۹۴۵ء) کے مطابق کئی بار اعلان کیا گیا تھا۔ کہ احباب ایسے تمام اعتراضات (خواہ وہ معمولی ہوں) جو دشمنوں کی طرف سے کئے جاتے ہیں۔ دفتر دعوت و تبلیغ میں بھجوائیں تا ان کے جوابات تیار کئے جائیں۔ اس اعلان پر بہت کم دوستوں نے توجہ کی ہے۔ اب پھر احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ جلد از جلد ایسے اعتراضات جو دشمنوں کی طرف سے ہوتے ہیں (خواہ ان کے جوابات آپ کو آتے ہوں اور وہ معمولی معمولی ہوں) جلد از جلد مرکز میں بھجوائیں۔ اس کی صورت حضور نے تجویز فرما دی ہے۔ کہ ہر جماعت ایک رجسٹر رکھے اور ہر تبلیغ کرنے والے سے کر کے تبلیغی اعتراضات جمع کرے۔ اور بعد ازاں وہ مرکز میں بھجوا دے۔ ان کے جوابات کو ایک چھوٹی سی کتاب کی صورت میں مضمون وار شائع کر دیا جائیگا۔ یا ٹریکٹ کی صورت میں شائع کر دیا جاویگا۔ ہر احمدی سے اس بارے میں توجہ کرنے کی تاکید کی جاتی ہے (ناظر دعوت و تبلیغ)

مضمون نگار اصحاب سے ضروری گذارش

مضمون نگار اصحاب کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنے مضمون کے دوران میں جہاں وہ کسی غیر زبان کا کوئی فقرہ استعمال کریں۔ یا کوئی حوالہ درج کریں۔ وہاں مہربانی فرما کر اس کا ترجمہ بھی ضرور دے دیا کریں۔ تاکہ ناظرین اس حوالہ کا بآسانی مطلب سمجھ سکیں۔

جس مضمون میں اس بات کی پابندی نہ کی جائیگی۔ وہ شائع نہ ہو سکیگا۔ امید ہے۔ کہ احباب مضمون لکھتے وقت اس کا خاص خیال رکھینگے۔

درخواست ہائے دعا

(۱) مولوی قاسم علی خان صاحب رامپوری سخت بیمار ہیں۔ (۲) عبد الحمید صاحب سعید حیدرآبادی قادیان کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۳) بابو محمد اسماعیل صاحب بھمبر ریاست جموں ملازمت کے خواہشمند ہیں۔ (۴) عبد المجید صاحب متعلم دہم ٹی۔ آئی ہائی سکول ۷ ماہ سے ٹانگ میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اسی بیماری میں ان کی ایک ٹانگ معذور ہو گئی ہے۔ اور چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے ہیں۔ (۵) بابو عبد الرحیم صاحب نوشہرہ ککے زئیاں بیمار ہیں۔ (۶) ڈاکٹر محمد شفیع صاحب میلسی ملتان خود اور ان کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۷) شمشاد احمد صاحب سیالکوٹ چھاؤنی بیمار ہیں۔ (۸) ملک غلام محمد صاحب قصور بیمار رہیں۔ (۹) مستری عبد الغفور صاحب ایبٹ آباد کی اہلیہ صاحبہ اور بچہ بیمار ہیں۔ (۱۰) ماسٹر نصر اللہ صاحب بھیروی کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۱۱) چوہدری غلام حیدر صاحب گھٹیالیاں لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۱۲) حوالدار نصیب خان صاحب انور کا بچہ بیمار ہے۔ (۱۳) غلام محمد صاحب مدرسہ چٹھہ کی اہلیہ صاحبہ بھتیجا بھتیجی اور دو بچے بیمار ہیں۔ (۱۴) مستری الٰہی بخش صاحب پتوکی کا بچہ بعارضہ نمونیہ بیمار ہے۔ (۱۵) فضل شاہ

شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کا عذرِ گناہ بدتر از گناہ

نہ حدیث دکھاتے ہیں اور نہ جھوٹی حدیث بنانے کا اقرار کرتے ہیں

مصری صاحب کا دعویٰ

شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے اپنے ایک مضمون میں جو ۱۹ ستمبر کے پیغام صلح میں شائع ہوا۔ یہ دعویٰ کیا تھا۔ کہ نواب صدیق حسن خاں صاحب نے اپنی کتاب حجج الکرامہ میں تین ایسی حدیثیں نقل کی ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مقابل مردِ منصور ہیں۔ اور یہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خلافت میں خیر کی نسبت شر زیادہ ہے۔ اب اس سے پہلے کہ ہم مصری صاحب کے استدلال کی طرف متوجہ ہوتے ضروری تھا۔ کہ پیش کردہ روایات کو دیکھتے۔ کہ وہ واقعۃً ہیں بھی یا نہیں اگر وہ ہوتیں۔ تو پھر ہم دیکھتے۔ کہ ان روایات کی حقیقت کیا ہے۔ آیا وہ صحیح ہیں یا "موضوع" اور اگر یہ ثابت ہو جاتا۔ کہ وہ صحیح ہیں تو پھر ہم دیکھتے۔ کہ آیا وہ سب کی سب اس زمانہ کے خلفاء پر چسپاں بھی ہوتی ہیں یا نہیں۔ اگر یہ بھی ثابت ہو جاتا۔ کہ جملہ روایات اسی زمانہ کے خلفاء پر چسپاں ہوتی ہیں۔ تو پھر ہم یہ دیکھتے۔ کہ آیا واقعات کی روشنی میں مصری صاحب کا استدلال صحیح ہے یا غلط اور آیا مردِ منصور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں یا مولوی محمد علی صاحب۔ پس یہ بحث کہ "منصور کون ہے" پیش کردہ متضاد روایات کی رو سے چوتھے نمبر پر آتی ہے۔ اور اس سے پہلے تین ایسی باتیں ہیں۔ کہ جب تک وہ طے نہ ہوں۔ یہ موضوع کہ "منصور کون ہے"۔ زیرِ بحث آ ہی نہیں سکتا۔ مگر تعجب ہے۔ کہ مصری صاحب ان تینوں مدارج بحث سے عہدہ برآ نہ ہو سکنے کے باوجود یہ شور مچائے جا رہے ہیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب منصور ہیں۔ حضرت امیر منصور ہیں۔ اور اتنا نہیں سوچتے کہ صرف ان کے کہنے سے کوئی منصور کیونکر بن سکتا ہے۔ اگر مولوی صاحب فی الواقعہ منصور ہیں۔ تو پھر مصری صاحب کو گھبرانا نہیں چاہیئے۔ ہماری جرح و قدح انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ پس مصری صاحب اگر یہ آرزو رکھتے ہیں۔ کہ ان کے حضرت امیر منصور ہوں۔ تو اس کا صحیح طریق یہ ہے۔ کہ وہ بحث کے جملہ مدارج اربعہ پر بالترتیب بحث کریں

بحث کا پہلا مرتبہ

بحث کا سب سے پہلا مرتبہ یہ ہے۔ کہ کیا مصری صاحب کی پیش کردہ تینوں احادیث حجج الکرامہ میں موجود بھی ہیں یا نہیں۔ اگر یہ دعویٰ متنازعہ فیہ ٹھہرے تو پھر جب تک صاف نہ ہو جائے۔ اگلا قدم اٹھانا ملتوی رہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ مصری صاحب اپنے اس ادعا میں کہ "تین احادیث ہیں۔ جو نواب صدیق حسن خاں صاحب نے اپنی کتاب حجج الکرامہ کے ص۳۶۳ و ص۳۶۲ میں نقل کی ہیں۔ اگرچہ حضرت مولوی صاحب کی ذات سے تعلق رکھنے والی صرف "تیسری حدیث" ہی ہے۔ لیکن اس کی حقیقت کو کما حقہٗ سمجھنے کے لئے پہلی دو حدیثوں کا علم حاصل کرنا بھی ضروری ہے۔ اس لئے میں تینوں کو ہی نقل کر دیتا ہوں۔" صریح غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ کیونکہ نواب صدیق حسن خاں صاحب نے اپنی کتاب حجج الکرامہ کے ص۳۶۲ اور ص۳۶۳ میں کوئی ایسی حدیث نقل نہیں کی۔ جو مصری صاحب کے اس اعلان کی مصدق ہو سکے۔ کہ "وہ اس کے خلاف خروج کریگا۔ جس کا لقب منصور ہوگا۔ اور وہ پہلے خلیفہ کی سیرت پر ہوگا۔" مصری صاحب نے اپنے متفرق مضامین میں اس حدیث کی جو تشریح کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ضمیر "وہ" کا مرجع مخزومی ہے۔ اور لفظ "اس" کا مشار الیہ ایک ایسا والی ہے۔ کہ جس کی سیرت نیک نہ ہوگی۔ اور پہلے خلیفے سے مراد مقعد اور قحطانی ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک مقعد اور قحطانی ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔

مصری صاحب سے مطالبہ

پس مصری صاحب کتاب حجج الکرامہ کے ص۳۶۲ و ص۳۶۳ میں سے ایک ہی ایسی حدیث پیش کریں۔ جس میں ان سات امور کا ذکر ہو۔ یعنی اول مخزومی کا۔ دوئم اس والی کا جس کی سیرت نیک نہ ہو۔ سوئم مخزومی کا اس والی کے خلاف خروج کرنے کا۔ چہارم مقعد کا قحطانی کے خلیفہ اول ہونے کا۔ پنجم غیر نکو سیرت والی کے خلیفہ ثانی ہونے کا۔ ششم مخزومی کا مقعد یا قحطانی کی سیرت پر ہونے کا۔ ہفتم مخزومی کے منصور ہونے کا۔ یہ ساتوں باتیں مصری صاحب کے اس قول سے مستنبط ہیں۔ جس کا نام انہوں نے تیسری حدیث رکھا ہے۔ مگر ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ کوئی بھی ایسی حدیث موجود نہیں۔ جس میں یہ باتیں جمع ہوں۔ حتیٰ کہ کسی موضوع روایت میں بھی یہ باتیں موجود نہیں ہیں۔ البتہ نواب صاحب کے اپنے ایک اجتہادی قول میں یہ امور موجود ہیں۔ بجز اس کے کہ ان کے نزدیک بخلاف مصری صاحب مقعد اور قحطانی دو الگ الگ وجود ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔ "میں کہتا ہوں۔ ان روایات میں موافقت پیدا کرنے کی آخری ممکن صورت یہ ہے...... کہ مہدی کے بعد اس کے اہل بیت میں سے ایک مرد خلیفہ ہوگا۔ جو مہدی کی سیرت پر ہوگا۔ اور قحطانی مہدی کے ساتھ ہوگا...... اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگی۔ اس کے بعد مقعد اس کا خلیفہ ہوگا۔ وہ بھی قریش میں سے ہوگا۔ اس کے بعد قریش میں سے ایک ایسا خلیفہ ہوگا۔ جس کی سیرت اچھی نہ ہوگی۔ اس کے خلاف مخزومی خروج کریگا۔ جس کا لقب منصور ہوگا۔ اور وہ (پہلے خلیفہ) قحطانی (جو مصری صاحب کے نزدیک مقعد کا دوسرا نام ہے۔ ناقل) کی سیرت پر ہوگا۔" (حجج الکرامہ ص۳۶۳)

یہ نواب صاحب کا اجتہاد ہے۔ مصری صاحب نے اس اجتہادی قول کے مخلوط الفاظ کو تیسری حدیث کا مضمون ظاہر کیا ہے۔ اور اس قول میں وہ ساتوں باتیں درج ہیں۔ جو مصری صاحب کی مصنوعی تیسری حدیث میں موجود ہیں۔ پس مصری صاحب کی تیسری حدیث یہی قول ہے۔ اگر نہیں۔ تو پھر وہ بتائیں۔ کہ حجج الکرامہ کے صفحہ ۳۶۲ یا ۳۶۳ پر وہ کونسی روایت ہے۔ جس میں یہ ساتوں امور یکجائی طور پر موجود ہیں۔ اور جس میں مخزومی کو منصور ظاہر کیا گیا ہے۔ اگر مصری صاحب روایات کی اتباع کرتے۔ تو پھر وہ مخزومی کو کسی صورت میں بھی منصور نہ ٹھیراتے۔ کیونکہ روایات میں کہیں بھی مخزومی کو منصور نہیں کہا گیا۔ بلکہ برخلاف اجتہاد نواب صدیق حسن خاں صاحب اور علی الرغم مصری صاحب ان روایات میں لکھا ہے۔ کہ نیز "اس نے زہری سے روایت کی ہے...... کہ پھر منصور کی بیعت کی جائیگی۔ وہ مخزومی کی طرف جائیگا۔ اور خدا اسے اس پر نصرت دے گا۔ اور وہ مخزومی کو اور اس کے ساتھیوں کو قتل کرے گا۔" (حجج الکرامہ ص۳۶۲)

اس روایت سے ظاہر ہے۔ کہ مخزومی منصور کا ناکام حریف ہے۔ پس مصری صاحب کی "تیسری حدیث" کا مضمون کسی روایت سے ماخوذ نہیں۔ مصری صاحب کبھی تو کہتے ہیں۔ اگر حدیث موجود نہیں۔ تو کیا نواب صاحب عالم الغیب تھے۔ کبھی کہا۔ حوالہ خود دیکھ لو۔ کبھی کہا۔ "اصل بات یہ ہے۔ کہ حدیث موجود ہے۔" اور کبھی کہا۔ کہ "اعلان کردو کہ تمہیں حدیث نہیں ملتی۔ پھر میں نکال کر دکھانے کی کوشش کرونگا۔" مگر حدیث نہ شائع کرنی تھی نہ کی۔ حالانکہ اس بارے میں ہماری طرف سے جناب قاضی محمد نذیر صاحب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی جناب مولوی نور الحق صاحب مولوی فاضل اور خاکسار تقریباً ایک درجن مضامین شائع کر چکے ہیں۔ جن میں بار بار یہ مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ مصری صاحب کے پاس اگر حدیث ہے۔ تو وہ اسے بالفاظہٖ شائع کریں۔ مگر شیخ صاحب باوجود اس ادعا کے "حدیث موجود ہے۔" آج تک حدیث کے الفاظ شائع کرنے سے عاجز ہیں۔ حالانکہ اس کے بعد "پیغام صلح" میں ان کے متعدد طویل مضامین شائع ہوئے۔ لیکن اگر شائع نہ ہوئی تو صرف حدیث مذکور۔

شیخ مصری اور متجاہل پٹھان

شیخ صاحب کے اس قول و عمل میں تفاوت دیکھ کر ایک متجاہل سرحدی پٹھان کا واقعہ یاد آگیا۔

ایک دفعہ ملتان کے قریب ہم ریل گاڑی میں بیٹھے تھے۔ کہ راستہ میں ایک ٹی۔ ٹی آیا۔ اور ٹکٹ چیک کرنے لگا۔ ایک پٹھان بھی بیٹھا تھا۔ جب ٹی۔ ٹی اس کے پاس پہنچا۔ تو کہا "خان ٹکٹ۔" اس پر خان صاحب نے نہایت بے نیازی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ٹکٹ نکال کر نہایت مضبوطی سے اپنی مٹھی میں دبا لیا۔ اور صرف اس کا ایک کنارہ سامنے کر دیا۔ اور کہا کہ دیکھو ٹکٹ۔ اس بابو نے کہا۔ ادھر لاؤ۔ جس پر خان نے نہایت شکوک بھری نگاہوں سے بابو کی طرف دیکھا۔ اور کہا نہیں تم چھین لے گا۔ اس پر بابو نے سمجھا۔ شاید بے وقوف ہے۔ اور اس نے نہایت نرمی سے کہا۔ نہیں نہیں خان ہم واپس کر دیگا۔ مگر خان بے وقوف نہ تھا۔ اس نے نہایت غصہ سے کہا۔ کہ ہم ہرگز تمہارے ہاتھ میں نہ دے گا۔ تم واپس نہ دے گا۔ تم چالاک ہے۔ اس پر ٹی ٹی صاحب کو بھی غصہ آگیا۔ اور زبانی تکرار دست و گریبان سے بدلنے لگی مگر مسافر درمیان میں آ گئے۔ اور سمجھا بجھا کر ٹکٹ خان کے ہاتھ سے لیا۔ مگر جب دیکھا۔ تو وہ تھا پلیٹ فارم کا ٹکٹ۔ یہی حال ہمارے شیخ صاحب کا ہے۔ کہ زبان سے تو وہ یہ اعلان کئے جاتے ہیں۔ کہ "حدیث موجود ہے۔" مگر عمل یہ ہے۔ کہ حدیث شائع نہیں کرتے۔

اعلان اور سو روپیہ کا انعام

ہم نے شیخ صاحب کی غیرت کو بھڑکانے اور

ان کے اس بے ہودہ عذر کو توڑنے کے لئے کہ "اگر یہ اعلان کر دیں گے۔ کہ انہیں اصل کتابوں میں حوالہ نہیں ملتا۔ تو انشاء اللہ میں وہ بھی نکال کر دکھانے کی کوشش کروں گا" ۲۶ نومبر کے "الفضل" میں ایک سو روپیہ انعام مقرر کرتے ہوئے مندرجہ ذیل اعلان کر دیا۔

"اگر ہمارے اعلان سے کوئی چیز نسبت سے ہست ہو سکتی ہے۔ تو لیجئے ہم اعلان کئے دیتے ہیں۔ کہ مصری صاحب کی تیسری حدیث ہمیں کہیں نہیں ملتی۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ ہمیں یقین ہے۔ کہ دنیا کے کسی عالم کو بھی نہیں ملے گی حتیٰ کہ خود مصری صاحب جیسے بزعم خود "مستند عالم" کو بھی نہیں ملے گی۔ اور اگر وہ اپنی نام نہاد "تیسری حدیث" جسے انہوں نے کتاب حجج الکرامہ کے صفحہ ۳۴۴ سے نقل کرنے کا ادعا کیا ہے۔ ہمیں اسی کتاب کے صفحہ مذکور سے نکال کر دکھا دیں۔ تو ہم انہیں مبلغ یکصد روپیہ بطور انعام پیش کریں گے۔"

ہمارے اس اعلان کے بعد شیخ صاحب کے لئے اگر وہ تقویٰ سے کام لیتے تو دو ہی راستے تھے اگر سچ مچ ان کے پاس حدیث موجود تھی۔ تو اسے شائع کر دیتے۔ اور اگر موجود نہ تھی۔ تو اعلان کر دیتے۔ کہ میں نے اپنے مضمون میں جن الفاظ کو حدیث کا نام دیا ہے۔ وہ دراصل حدیث نہیں۔ بلکہ نواب صدیق حسن خاں صاحب کا قول ہے۔ مگر شیخ صاحب میں اتنی جرأت کہاں کہ وہ اپنی جھوٹی عزت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے حق گوئی سے کام لیتے۔ انہوں نے اپنی خیانت اور غلط بیانی پر پردہ ڈالنے کے لئے ایک تیسری راہ نکالی اور اس طریق سے پیغام صلح کے قارئین کو مطمئن کرنے کی کوشش کی۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ ان کی یہ کوشش "عذر گناہ بدتر از گناہ" کی مصداق ہے۔

حدیث کی ایک نئی قسم

شیخ صاحب نے تیسری راہ یہ نکالی۔ کہ حدیث کی ایک نئی قسم ایجاد کر لی۔ یعنی "حدیث مرکب" گویا اس وقت تک دنیا میں جتنی حدیثیں موجود تھیں۔ وہ بسیط تھیں۔ مگر اب شیخ صاحب کو جو حدیث ملی ہے۔ وہ مرکب ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔ "دوسری اور تیسری حدیث جو وہ بھی مختلف روایات سے مرکب ہے۔" پھر لکھتے ہیں "یہ تمام روایات جن سے یہ تینوں حدیثیں مرکب ہیں۔ حجج الکرامہ کے صفحہ ۳۴۳ و ۳۴۲ پر درج ہیں۔ پھر لکھتے ہیں۔ "میں نے اپنے مضمون میں ان روایات کے مجموعہ کو جو حضرت امیر ایدہ اللہ پر چسپاں ہوتی ہیں ایک حدیث قرار دیا بھر لکھتے ہیں۔" گو روایات زیادہ تھیں۔ مگر میں نے انہیں الگ مجموعہ بنا کر انہیں تین الگ حدیثوں کے نام کے نیچے جمع کر دیا ہے۔" (پیغام صلح ۲۱ نومبر)

شیخ صاحب کے ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ وہ اپنے جرم تحریف کو لفظی تراکیب میں چھپانا چاہتے ہیں۔ گویا ان کے نزدیک مختلف روایات سے کچھ الفاظ لے کر ان کو باہم ترتیب و ترکیب دے لینا۔ اور ان کا نام حدیث خیر الانام رکھ لینا کوئی جرم نہیں۔ بلکہ اس قسم کی خود ساختہ عبارت بھی اس طرح حدیث کہلانے کی مستحق ہے جس طرح کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک الفاظ۔ اور اگر دونوں قسم کی حدیثوں میں کچھ فرق ہے تو صرف اسقدر کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صرف احادیث کہلائیں گی۔ مگر مصری صاحب کی خود ساختہ احادیث احادیث مرکب کہلائیں گی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

گر بہ علم خشک کار دین بدے
ہر لئیمے رازدار دین بدے

افسوس کہ مصری صاحب کو جو مستند عالم ہونے کے مدعی ہیں اتنا بھی خیال نہ آیا۔ کہ ان کا یہ فعل خشیۃ اللہ کے قطعاً منافی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر کسی شخص میں ذرہ بھر بھی تقویٰ ہو۔ تو اس سے ہرگز یہ حرکت سرزد نہیں ہو سکتی جو شیخ مصری سے سرزد ہوئی۔ حقیقت یہ ہے کہ شیخ صاحب کا یہ اقرار کہ انکی حدیثیں مرکب ہیں حقیقتاً اس بات کا اعتراف ہے کہ ہم نے ان پر تحریفات اور خیانتوں کا جو الزام لگایا۔ اس کا انہوں نے اقبال کر لیا ہے۔

ہمارا مطالبہ قائم ہے

مصری صاحب "تحریف" کو لفظ "ترکیب" کے پردہ میں چھپانا چاہتے ہیں۔ مگر یہ بالکل فضول کوشش ہے۔ وہ جتنے حیلے چاہیں تراشیں ہمارا مطالبہ وہیں کا وہیں قائم ہے سوال یہ ہے کہ مصری صاحب کے یہ الفاظ کہ اس کے خلاف (مخزومی) شخص خروج کرے گا۔ جس کا لقب منصور ہوگا۔ اور وہ پہلے خلیفہ (قحطانی) کی سیرت پر ہوگا۔ اگر نواب صدیق حسن خاں کے اس قول سے کہ بر دے مخزومی خروج کند بصیرت قحطانی لقب او منصور باشد ماخوذ نہیں۔ تو پھر وہ کونسی روایت ہے جس سے یہ ماخوذ ہے مصری صاحب آپ کی احادیث بے شک "مرکب" ہوں۔ لیکن اگر وہ اقوال نبوی سے مرکب ہیں تو پھر بتائیے کہ یہ الفاظ آپ نے کس روایت سے اخذ کئے؟ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ مبارک الفاظ دکھائیں جن کے مجموعہ کا نام آپ نے "تیسری حدیث" رکھا ہے یہی ہمارا مطالبہ ہے۔ اور اسی مطالبہ کے پورا کرنے پر ہماری طرف سے یکصد روپیہ انعام مقرر ہے۔ اگر آپ اسے پورا کر دیں تو فوراً انعام لیں۔ اگر پورا نہ کر سکیں۔ تو پھر خدا کے خوف سے کام لیں۔ اور دیدہ دانستہ اپنی عاقبت خراب کرنے سے باز آئیں۔ کیا آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس وعید شدید کا علم نہیں من کذب علی متعمداً فلیتبوأ مقعدہ من النار کہ جو جان بوجھکر مجھ پر جھوٹ بولے۔ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بناتا ہے۔

بے باکانہ اور گستاخانہ رویہ

شیخ صاحب کا یہ رویہ احادیث کے بارے میں نہایت بے باکانہ اور گستاخانہ ہے۔ کسی مسلمان کے لئے یہ ہرگز جائز نہیں۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک الفاظ میں تقدیم و تاخیر کرے۔ یا حضور کے متعدد ارشادات میں سے ایک ایک دو دو لفظ لے کر اپنی خواہش نفسانی کے مطابق ایک نئی حدیث طیار کرے اگر ایسا کرنا جائز ہو۔ تو پھر تو امان ہی اٹھ جائے۔ اور شریعت اسلامی بازیچۂ اطفال بن کر رہ جائے۔ پس آپ کا یہ عذر کہ آپ کی "تیسری حدیث" متعدد روایات سے مرکب ہے۔ اول تو جھوٹ ہے۔ کیونکہ جب آپ کے پیش کردہ مضمون کی ایک روایت بھی موجود نہیں تو پھر متعدد روایات کہاں سے آگئیں۔ اور اگر بالفرض موجود ہوتیں بھی۔ تو آپ کا عذر نامعقول عذر گناہ بدتر از گناہ کا مصداق ہے کیونکہ شریعت اس ترکیب کی جو درحقیقت تحریف کی مترادف ہے اجازت نہیں دیتی۔ لیکن اگر آپ کے نزدیک اجازت دیتی ہے۔ تو پھر میں آپ کو نہ صرف احادیث سے بلکہ قرآن کریم سے بھی بعض آیات کے الفاظ کو اسطرح ترکیب دیکر دکھا سکتا ہوں۔ کہ آپ کو خود اپنے آپ سے نفرت ہونے لگے۔ آپ ہی بتائیں۔ کیا قرآن کریم کی متعدد آیات میں لفظ "شیخ" موجود ہے یا نہیں۔ اور پھر کیا متعدد آیات میں لفظ مصر بھی موجود ہے یا نہیں۔ اب اگر ان آیات میں سے یہ دو لفظ نکال کر آپس میں مرکب اضافی بنا دیئے جائیں۔ اور پھر ان کو مبتدا بنا کر آگے وہ تمام صفات جو اشرار کی قرآن کریم نے بیان فرمائی ہیں خبر بنا دی جائیں۔ تو آپ کے نزدیک یہ حرکت قابل اعتراض تو نہ ہوگی۔ اگر ہوگی تو میں کہتا ہوں پھر آپ نے خود اس قسم کی حرکت کا کیوں ارتکاب کیا۔

مرکب حدیث کی نئی اقسام

پھر میں کہتا ہوں کہ ظلم تو یہ ہے کہ شیخ صاحب کی حدیث اقوال نبوی سے مرکب بھی تو نہیں۔ وہ تو صرف نواب صدیق حسن خاں کے ایک قول کا ترجمہ ہے۔ اس لئے اس پر "مرکب حدیث" کی جدید اصطلاح بھی چسپاں نہیں ہوتی۔ بجز اس کے کہ اس کی اصطلاح میں شیخ صاحب "حسب ضرورت" ترمیم نہ کر لیں شیخ صاحب اگر میرا مشورہ مانیں تو "احادیث مرکب" کی آگے تین قسمیں بنا لیں۔ اور پھر آئندہ وہ جسقدر احادیث کو ترکیب دیا کریں۔ انہیں ان تینوں اقسام میں تقسیم کر دیا کریں یعنی جس حدیث کو وہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال سے ترکیب دیں۔ اس کا نام "مرکب محض" رکھیں۔ اور جو حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور علمائے امت کے اقوال سے مرکب ہو۔ اس کا نام "مرکب عام" رکھیں۔ اور اگر صرف علماء کے اقوال سے کوئی حدیث تیار فرمائیں۔ اور اسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی ارشاد کا کوئی شائبہ نہ ہو۔ تو اس کا نام "مرکب خاص" تجویز فرمائیں۔

انعام حاصل کیجئے

بالآخر شیخ صاحب کی خدمت میں گذارش ہے کہ اگر انہیں میرا چیلنج منظور ہے۔ اور وہ تیسری حدیث دکھا کر انعام لینے پر آمادہ ہیں۔ تو وہ اپنی طرف سے کسی ثالث کو نامزد کریں۔ میری طرف سے مکرم مولوی ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ثالث ہوں گے۔ جب یہ دونوں ثالث مقرر ہو جائیں تو پھر کسی موزوں شخص کو اپنے متفقہ فیصلے سے اپنے ساتھ ملا لیں۔ میں یکصد روپیہ ان کے پاس جمع کرا دوں گا اس کے بعد وہ آپ کے مضامین اور میرے مضامین پر غور فرمانے کے بعد اپنا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اگر فیصلہ آپ کے حق میں ہو تو میری طرف سے انہیں اجازت ہوگی۔ کہ وہ آپ ایک صد روپیہ آپ کے

زردہ کے نقصانات

تمباکو اور سگریٹ زہروں سے پُر ہیں ——— میڈیکل اور سائنٹفک تحقیقات

(۲)

دنیا کے مشہور و معروف ڈاکٹروں کی تمباکو کے متعلق آراء اور تحقیقات و تجربات (جو اخبار "ریاست" دہلی ۱۲ جنوری کے ایک مضمون سے اخذ کئے گئے ہیں) پیش کئے جاتے ہیں:۔

تمباکو کے اندر ایک عام زہر نکوٹین ہوتا ہے۔ جو تمباکو کے پودے کی پتیوں کا غالب و مؤثر جزو ہے۔ اس کے متعلق ڈاکٹر رائٹ نے تحقیقات کے بعد جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ۔

نکوٹین پھیپھڑوں کی قوت مدافعت و مقابلہ کو کمزور کر کے ان اعضا کو گویا مرض تپ دق و سل قبول کرنے کے لئے تیار کرتی ہے نیز دیگر خطرناک بیماریوں کی یہی ماں ہے۔

تمباکو کا زہر۔ دماغ۔ اعصاب پر خراب اثر ڈالتا ہے۔ جیسا کہ امریکن ڈاکٹروں کی تحقیقات سے بھی ثابت ہوا ہے۔ کہ مغربی اور مشرقی ملکوں میں فالج ادھرنگ وغیرہ اعصابی بیماریاں تمباکو نوشی کی کثرت کا نتیجہ ہیں۔

تمباکو دل پر بھی بُرا اثر ڈالتا ہے۔ اس سلسلے میں یورپ اور امریکہ کے بڑے بڑے ڈاکٹروں اور پروفیسروں کی تحقیقات یہ ہیں کہ اس کے اثر سے دل کمزور ہو جاتا ہے۔ اور مرض اختلاج قلب (دل کی دھڑکن) بھی لاحق ہو جاتا ہے۔ بلکہ کبھی کبھی تو اس کی وجہ سے دل کی حرکت بند ہو کر موت بھی واقع ہو جایا کرتی ہے۔

تمباکو پھیپھڑوں کو بھی بری طرح کمزور کر دیتا ہے۔ جس کا نتیجہ دق سل کی شکل میں نکلتا ہے۔ لیکن تمباکو میں صرف ایک ہی زہر (نکوٹین) نہیں ہے۔ بلکہ تحقیقات سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا ہے۔ کہ تمباکو میں کم و بیش انیس ۱۹ زہریں اور بھی موجود ہیں۔ جن میں سے نو ۹ زہروں کی خفیف سی مقدار بھی (اور اعضاء کے علاوہ) دل جگر اور گردوں کو خاص کر نقصان پہونچاتی بلکہ اکثر و بیشتر جان لیوا ثابت ہوتی ہے۔

تمباکو کی ایک زہر جس کا نام فورآل ہے انسانی خون کے اندر ذرا سی مقدار میں پہونچ کر رعشہ (بدن کانپنے کی بیماری) تشنج (کھنچاؤ اور اینٹھن) وغیرہ امراض پیدا کر دیتی ہے مگر زیادہ مقدار اور متواتر استعمال و داخلہ تو فالج (ادھرنگ) تک کی بیماری کو کھینچ لاتی ہے۔

تمباکو کے اندر کاربن مونو اکسائڈ (کوئلہ کی زہر) بھی موجود ہے۔ جو گیس کی شکل میں خون کے اندر شامل ہو کر خون کے سرخ اور سفید ذرّوں پر برا اثر ڈالتی ہے۔ یعنی ان میں سے آکسیجن جذب کرنے کی قوت زائل کر دیتی ہے اور جس سے انسان کو ابتدائی مرض ضیق النفس (دمہ) لاحق ہو جایا کرتا ہے۔ سانس بڑی مشکل سے لیا جاتا ہے۔ یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ جسم کے ہر حصہ کیلئے آکسیجن (گیس) کی از حد احتیاج ہے۔ اور انسان اس کا ہر وقت ضرورتمند ہے پس اس کے نہ ملنے سے دیگر اعضاء بھی اس سے محروم رہتے ہیں جس کی وجہ سے بعض اور بیماریوں کے حملہ آور ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

(یہ تحقیق ہے برٹش میڈیکل جرنل اور امریکن محقق ڈاکٹروں کی ایک اعلیٰ طبی جماعت کی) ڈاکٹر دال مر ایم۔ ڈی ایک مفصل مضمون میں لکھتے ہیں۔ "تمباکو کا زہر دل اور اس کے اعصاب پر برا اثر ڈال کر دل میں طرح طرح کی بیماریاں پیدا کر دیتا ہے"۔

اسی طرح ایک تیمین کی تحقیق ہے۔ کہ "تھوڑا سا تمباکو پینے سے بھی پہلے دوران خون میں خرابی اور بد نظمی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جب بار بار متواتر کش لگائے جائیں تو دل کے اندر بعض بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ پس کچھ شک نہیں کہ تمباکو دل کا بڑا دشمن ہے۔ گذشتہ چند برسوں سے یورپ میں دل اور شریانوں کی بیماریاں بڑھ رہی ہیں جس کا تعلق یقیناً تمباکو نوشی سے ہے"۔ (مشرق اور ہندوستان میں بھی ایسے امراض کے کثرت سے حملے ہوتے رہتے ہیں)

تمباکو ہضمی نظام کو بھی بیحد نقصان پہونچاتا ہے چنانچہ امریکہ میں ڈاکٹروں کی ایک جماعت نے جہاز رانوں کی دو جماعتیں اس طرح بنائیں کہ ایک تمباکو نوشوں کی۔ اور دوسری نہ پینے والوں کی۔ دونوں کا طبی امتحان کیا۔ تو معلوم ہوا کہ نہ پینے والوں کے دل اور بدن کے دیگر اعضاء پینے والوں سے زیادہ مضبوط ہیں۔ اور جب پینے والوں سے تمباکو چھڑا دیا گیا۔ تو ان کی صحت درست اور دل مضبوط ہو گئے۔

تمباکو معدے کا بھی دشمن ہے۔ چنانچہ وہ معدے کو کمزور کر کے آدمی کو قبض کی بیماری میں مبتلا کر دیتا ہے اور یہ بات بالکل غلط ہے کہ تمباکو پینا یا چبانا قبض کشا ہے۔ بلکہ حالت اس کے خلاف ہے۔ یعنی تمباکو یقیناً قابض ہے بعض لوگ رفعِ حاجت سے پہلے حقہ یا سگریٹ قبض کشائی کی خاطر پیتے دیکھے گئے ہیں۔ بلکہ بعض تو بیت الخلا میں بھی کش لگاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو شروع میں کچھ فائدہ ہوتا ہے۔ مگر محض قوتِ ارادی یعنی خیال کی بدولت۔ لیکن آخر کار دائمی قبض گلے کا ہار بن جاتی ہے۔ پس اس غلط فہمی اور غلط کاری سے بھی بچنا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے آنتوں کے گوشت کے ریشے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ لہٰذا پھر دائمی قبض کسی تدبیر یا دوا سے بھی نہیں جاتی۔ اور تا زندگی رہتی ہے۔

تمباکو کے زہر دماغ پر بھی بد اثر ڈالتے ہیں اور اعصاب پر بھی (جیسا کہ قبل ازیں لکھا جا چکا ہے) اس لئے تمباکو سے مردانہ طاقت کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ بہر حال یہ ایک بلا ہے جس سے ہر عقلمند اور طالب صحت کو بچنا چاہیئے

ایک مستند ڈاکٹر کا قول ہے۔ کہ سگریٹ کا ایک کش بھی آدمی کی ہمت پست۔ دل کمزور اور عمر کم کرتا ہے۔ اور جوانی مسرت کا دشمن ہے۔ علاوہ ازیں دماغ کو ضعیف اور نظر کم کرتا ہے بلکہ بینائی سے بھی محروم ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ یہ عقل کا بھی دشمن ہے۔ اور کثرت ذہنی تو غضب کرتی ہے۔ چنانچہ سگریٹ بکثرت پینے والوں کو قبض۔ بد ہضمی اور کمزوری معدہ وغیرہ میں عام طور پر مبتلا پایا جاتا ہے۔ کچھ شک نہیں کہ ایسے لوگ اپنی صحت اور جوانی کے دشمن ہیں۔ ان کا کسی نہ کسی مرض میں مبتلا ہو جانا تو یقینی ہے۔ مگر ان کے مجرم یا دیوانہ بن جانے کا بھی اندیشہ ہے۔

سگرٹوں کی تیاری کے وقت ان کے تمباکو میں سپرٹ آف وائن (روح شراب) کا بھی چھینٹا دیا جاتا ہے۔ اور اس سے غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ سگریٹ آگ جلد پکڑ لے۔ مگر اس شراب کی وجہ سے آدمی سگریٹ کا عادی بن جاتا ہے اور چھوڑے نہیں چھوڑ سکتا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد اس کا نشہ باز بن جانا بھی عجیب بات نہیں۔

ڈاکٹر بیری اور ڈاکٹر فشر تحریر کرتے ہیں کہ "تمباکو نوشی دل کی ضربات و حرکات بڑھا دیتی ہے پس اگر اس سے حرکاتِ دل فی منٹ پانچ ضربیں بڑھ جائیں۔ تو پھر دل کو روزانہ بقدر پندرہ ہزار پونڈ (ایک سو ستائیس من سے زیادہ) محنت کرنی پڑتی ہے۔ اس حساب سے دل کی حرکتیں پچاس سال کی عمر میں ستائیس کروڑ چوبیس لاکھ اکہتر ہزار پونڈ (۲۱۲،۵۲۰۰ ½ ۴۸۳۴ من) دل کو زائد محنت کرنا پڑے گی۔ یعنی اگر کوئی اور بیماری نہ بھی ہو۔ تو بھی عمر پانچ سال ضرور ہی کم ہو جائیگی اس کے علاوہ اور بھی نقصانات ہوں گے یعنی بدن کے اندر بیماری سے مقابلہ کرنے والی طاقت جسم کی مرمت کرنے کی استعداد۔ اور فوری خطرے سے بچانے والی طاقت بھی فنا ہو جائے گی۔ اور یہ ناقابل تلافی نقصان ہے"۔

تمباکو پینے والے کا سانس نامکمل ہوتا ہے چنانچہ ڈاکٹر سی۔ پی سیگارڈر لکھتے ہیں کہ "تمباکو نوش (غیر محسوس اور نامعلوم طور پر) غیر طبعی سانس لیتا ہے۔ اور چونکہ وہ متواتر گھنٹوں تک ایسے غلط طریق سے سانس لیتا ہے۔ لہٰذا اس کا اثر یہ ہوتا ہے۔ کہ بدن آکسیجن زیادہ مانگتا ہے۔ کیونکہ پھیپھڑوں کو ہوا کافی مقدار میں نہیں ملتی۔ اس وجہ سے پھیپھڑے پوری طرح سے پھیل نہیں سکتے۔ اور ان کے کام میں خلل پڑتا ہے۔ اور وہ ایک نئی مصیبت میں پھنس جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کو ایسا کام بھی کرنا پڑتا ہے۔ جس کے وہ عادی نہیں ہوتے۔ اس لئے اس آدمی کو سانس اور تکلیف سے آتا ہے۔ یعنی دمہ کا مرض آ دباتا ہے۔ بیماری کی حالت میں قوت مدافعت کم ہو جاتی ہے۔ اور پھیپھڑوں میں خون جمع ہونے لگتا ہے۔ اور یہ پہلا سبب ہے دق اور سل کی بیماریاں لاحق ہونے کا۔

سینٹ بارتھولومیو ہسپتال (لنڈن) کے پروفیسر ڈاکٹر ہے۔ ملٹن ہارٹریج کی تحقیق ہے کہ "جب سگریٹ پیا جاتا ہے۔ تو اس کے دھوئیں کے ساتھ کاربن مونو سائڈ (کوئلے کا زہر) بھی شامل ہو کر پینے والے کے سانس کا جزو بن جاتا ہے"۔ ڈاکٹر موصوف نے کیمبرج یونیورسٹی کے سربراوردہ ایک سائنس دان کا معائنہ کیا۔ اور امتحان کیا۔

جو اصحاب اس موذی مرض اور عادت قبیحہ میں مبتلا ہیں۔ مندرجہ بالا سطور غور سے پڑھیں۔ اور صحت و زندگی کو خطرات سے بچائیں۔ کیونکہ تمباکو ہر صورت اور ہر رنگ میں گویا زہر کی پوٹ ہے یہ تو تھی اس کی جسمانی لحاظ سے مضرت اور مہلک ہونے کی تشریح و توضیح۔ اگلی قسط میں انشاء اللہ اس کے مالی، اقتصادی اور اخلاقی و دینی لحاظ سے نقصانات اور اس سے بچنے کے طریق کے متعلق کچھ عرض کیا

وصیّتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سکرٹری مقبرہ بہشتی)

نمبر ۷۷۷۷ - منکہ محمد صادق ولد فضل دین صاحب قوم ارائیں پیشہ زراعت عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن چک ۲۷۶ ڈاکخانہ چک ۲۷۵ ضلع لائل پور بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۸/۹/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت نصف مربع زمین ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ کوئی میری نئی جائداد پیدا ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میں اپنی آمدنی کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ العبد:- نشان انگوٹھا محمد صادق موصی۔ گواہ شد:- محمد اسمعیل۔ گواہ شد:- عبدالواحد۔

نمبر ۹۲۰۳ - منکہ صفیہ بیگم زوجہ قاضی محمود احمد صاحب ساکن لاہور قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی ماہوار آمدنی نہیں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ حق مہر مبلغ ۷۰۰ روپے بذمہ خاوند۔ قطعہ زمین ۲ مرلہ واقعہ محلہ دارالشکر قادیان۔ زیور طلائی ۲ ۱/۲ تولہ۔ زیور نقرئی ۱۵ تولہ۔ العبد:- صفیہ بیگم۔ گواہ شد:- قاضی محمود احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- قاضی محمد عطاء اللہ۔ ۱۰ محمد نگر میو روڈ لاہور۔

نمبر ۹۱۹۶ - منکہ سکینہ بیگم بنت مولوی نجم الدین صاحب قوم قریشی عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن کوروو ال ڈاکخانہ ادرہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۰ دسمبر ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی ماہوار آمد نہیں۔ میری جائداد اس وقت ایک قطعہ زمین ۵ مرلہ واقع محلہ دارالشکر غربی قادیان ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:- سکینہ بیگم۔ گواہ شد:- قاضی عطاء اللہ محمد نگر میو روڈ لاہور۔ گواہ شد:- قاضی محمد نذیر لائلپوری لیکچرار جامعہ احمدیہ قادیان۔ ۳۱/۱۲/۴۵

نمبر ۷۸۵۹ - منکہ محمد الدین ولد نظام دین صاحب قوم ارائیں پیشہ زراعت عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن چک ۲۷۶ چک ۲۷۵ ضلع لائل پور بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۹/۹/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت تین ہزار روپیہ کی زمین رہن لی ہوئی ہے۔ جو کہ ۳ ۱/۲ ایکڑ ہے۔ اور میں خود کاشت کرتا ہوں۔ میں اپنی ۱/۱۰ حصہ کی آمدنی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے کے وقت کوئی اور جائداد پیدا ہوئی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ سالانہ آمدنی کا اندازہ ۱۵۰ روپے ہے۔ العبد:- نشان انگوٹھا محمد الدین۔ گواہ شد:- عبدالرحمن۔ چک ۲۷۶ رکھ۔ گواہ شد:- محمد اسمعیل۔

نمبر ۸۳۳۳ - منکہ عبدالحی ولد مولانا مولوی عبدالماجد صاحب قوم شیخ قریشی پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن پورینی ڈاکخانہ خاص ضلع بھاگلپور صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب محترم ہنوز حیات ہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۴۵ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد:- عبدالحی ہیڈ ماسٹر پورینی سکول۔ گواہ شد:- علی ابن عبدالقادر۔ گواہ شد:- محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۹۰۹۹ - منکہ بابو عبدالمجید ولد بابو عبدالرحمن صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن محلہ بکہ باغ انبالہ شہر بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۹ ماہ نبوت ۱۳۲۴ھش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد ہمیشہ ازمنت ۱۵۰ روپے ہے۔ انشاء اللہ ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا۔ اس کے علاوہ جائداد منقولہ کوئی نہیں۔ غیر منقولہ زمین ۲ بیگھے قیمتی ۸۰۰ روپے واقعہ موضع جنڈلی انبالہ شہر۔ ایک بیگھہ قیمتی ۴۰۰ واقعہ مول کنٹونمنٹ انبالہ شہر اس جائداد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا اور اسکی آمد کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا۔ علاوہ ازیں جو جائداد اور آمد آئندہ ہوگی۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا۔ العبد:- عبدالمجید ہیڈ سگنیلر ڈاکخانہ انبالہ شہر۔ گواہ شد:- عبدالرحمن امیر جماعت احمدیہ انبالہ شہر۔ گواہ شد:- عبدالغنی لاہوری دروازہ انبالہ شہر۔

نمبر ۹۰۶۰ - منکہ شیر محمد ولد میا راجہ قوم لنگاہ راجپوت پیشہ زمینداری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۰ء ساکن ادرحمہ ڈاکخانہ بھابڑا ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اراضی تعدادی ۱۳۲ کنال واقع موضع ادرحمہ بلا شراکت غیری ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ العبد:- شیر محمد موصی بقلم خود۔ گواہ شد:- چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:- ٹیلر ماسٹر محمد عبداللہ ادرحمہ۔

نمبر ۹۰۶۴ - منکہ غلام یٰسین ولد میاں غلام نبی قوم لنگاہ راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ادرحمہ ڈاکخانہ بھابڑا ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اراضی تعدادی ۲۰ کنال بلا شراکت غیری ہے۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- غلام یٰسین موصی بقلم خود۔ گواہ شد:- میاں خدا بخش سکرٹری مال ادرحمہ۔ گواہ شد:- خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۹۰۳۴ - منکہ شاہ محمد ولد نور محمد صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۸ء ساکن موضع دت۔ ملک ڈاکخانہ خاکی لکھی ضلع جھنگ۔ مگھیانہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۸/۹/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۲۶/۸ روپے ہے۔ جس میں سے مجھے نقد ۵/- روپیہ ملتے ہیں۔ باقی سرکار ہی میں جمع ہوتے رہتے ہیں۔ بقیہ عند الضرورت یا فارغ ہونے پر انشاء اللہ ملیں گے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- نشان انگوٹھا شاہ محمد سپاہی۔ گواہ شد:- محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد:- ناصر احمد معرفت اے ڈی پال رانچی۔

نمبر ۸۹۵۳ - منکہ حسین بخش ولد فضل دین صاحب قوم باجوہ پیشہ سکول ماسٹر عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت اگست ۱۹۲۲ء ساکن قادیان دارالسعۃ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲/۹/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار تنخواہ ۲۸/- روپیہ ہے۔ ایک کنال اراضی واقعہ دارالسعۃ۔ ایک بھینس قیمتی ۳۰۰/- روپے بمندرجہ بالا جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ آمد کی کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ العبد:- حسین بخش اول مدرس چک ۴۳ ڈاکخانہ چک ۴۵ ضلع سرگودھا۔ گواہ شد:- چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:- غلام رسول پریذیڈنٹ ۴۳ ج۔

نمبر ۹۱۵۱ - منکہ مریم بیگم زوجہ فضل احمد موصی قوم کاہلوں عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالعلوم ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد زیور ایک انام طلائی وزنی ۶ ماشہ کانٹے وزنی ۶ ماشہ مبلغ یکصد روپیہ

مہر بذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ:۔ مریم بیگم موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ فضل احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ علی محمد انسپکٹر وصایا۔ موصی و اصحابی۔

نمبر ۸۴۲۳۔ منکہ قریشی مختار احمد ولد حضرت منشی فیاض علی صاحب مرحوم قوم قریشی۔ پیشہ تجارت عمر ۴۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قصبہ سراوہ ڈاک خانہ خاص ضلع میرٹھ صوبہ یو۔پی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ۔ ۴ ۔ ۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک قطعہ سکنی زمین افتادہ ایک کنال زمین واقعہ قادیان قیمت خرید ۷۰۰۔ چند قطعات زرعی زمین چاہی اندازاً آٹھ بیگھہ خام واقعہ سراوہ میری زر خرید قیمت خرید ۱۰۰۰۔ جس کا میں واحد مالک ہوں۔ اسی قصبہ میں ہماری موروثی چاہی زرعی زمین بھی پچاس بیگھہ خام کے قریب ہے۔ قیمتی ۶۰۰۰/-۔ اسی قصبہ میں ایک جدی مکان رہائشی پختہ و خام قیمتی ۱۰۰/- ۔ مذکورہ جائداد میں ہم تین بھائی مشترکہ مالک ہیں۔ میری دانست میں میرے حصہ کی جائداد کی قیمت ۲۲۰۰/- ہوگی۔ جدی مکان ابھی تقسیم نہیں ہوا۔ اس کے علاوہ چونکہ آجکل میں دوا فروشی کا کام کر رہا ہوں۔ اور میرے خادم کا نام مسیح الملک یونانی دواخانہ ہے۔ جو محلہ امین الدولہ پارک لکھنؤ میں واقعہ ہے۔ جسے حال ہی میں احقر نے ۳۰۰۰ روپے کے سرمایہ سے شروع کیا تھا۔ اور مبلغ ۳۱۰۰ روپے نقد بغرض تجارت مخصوص کر رکھا ہے۔ لہٰذا کل جائداد منقولہ و غیر منقولہ و نقدی کی میزان دس ہزار روپیہ بنتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد اور کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ خدا کے فضل سے مجھے سردست ۲۰۰ روپے ماہوار آمد ہو جاتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے ذمہ میری بیوی کا دین مہر ۶۰۰/- روپیہ واجب الادا ہے۔

العبد:۔ مختار احمد قریشی موصی۔ گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد:۔ سیٹھ خیر الدین لکھنؤ۔

ضروری تصحیح

۱۲ جنوری ۱۹۴۶ء کے الفضل میں صفحہ ۱۱ پر دواخانہ خدمت خلق کا جو اشتہار حب مروارید عنبری کا درج ہوا ہے۔ اس میں کاتب کی غلطی سے قیمت یکصد گولی دس روپے کے بجائے دو ڈھائی روپے درج ہو گئی ہے احباب تصحیح فرمائیں۔ (مینجر)

دھوبیوں کی ضرورت

ایسے احمدی دوست جو دھوبی کا کام اچھی طرح جانتے ہوں۔ یا ایسے آدمیوں کا علم ہو۔ جو یہ کام اچھی طرح جانتے ہوں۔ مہربانی فرما کر ان کے تمام کوائف سے دفتر میں اطلاع دیں۔

(خاکسار ناظم تجارت قادیان)

اعلان

مقامی طور پر اخبارات تقسیم کرنے کے لئے ہمیں دو آدمیوں کی ضرورت ہے خواہشمند احباب دفتر میں آکر تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ کرلیں۔

مالک رفیق اینڈ کو قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۲۸ر جنوری۔ آج صبح والسرائے ہند لارڈ ویول نے سنٹرل لیجسلیٹو اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت برطانیہ ملک کے سیاسی لیڈروں کی ایگزیکٹو کونسل بنانے اور نیا آئین تیار کرنے کا پکا ارادہ کر چکی ہے جن طریقوں پر اسے بنایا جائے گا۔ ان کا ذکر میں ابھی قرین مصلحت نہیں سمجھتا۔ اور نہ ہی یہ بتا سکتا ہوں۔ کہ کس وقت اس قسم کی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ آج کل اسمبلی کے روزانہ اجلاسوں میں اصلی کارروائی کو روک کر بعض ضمنی باتوں پر بحث کرنے کے لئے التوا کی تحریکیں پیش ہو رہی ہیں۔ میرے خیال میں اس قسم کی بحثوں کا وقت اب ختم ہو چکا ہے۔ اب اسمبلی کو اس قسم کی بحثوں میں الجھا کر اس کے اصل کام میں رکاوٹ ڈالنا مناسب نہیں۔ اسے ملک کی حالت بہتر بنانے اور ملک کا معیار بلند کرنے کے کام میں آزاد چھوڑ دینا چاہیئے۔ ملک کی مختلف پارٹیوں میں پہلے ہی ناراضی اور بدگمانی کی رو پھیلی ہوئی ہے۔ اب اس قسم کی بحثوں سے فضا اور مکدر ہو گی۔ مجھے توقع ہے کہ ملک کے بہی خواہ اسمبلی کو اس قسم کی الجھنوں میں نہ پھنسائیں گے۔ اور حقیقی مقصد کو قریب تر لانے میں ہمارے ممد و معاون ہونگے۔

برطانوی پارلیمانی وفد کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ اس وفد کے آنے سے اب یہ بات صاف ہو گئی ہے۔ کہ برطانوی حکومت کا ارادہ آزادی میں تعویق ڈالنے کا نہیں۔ بلکہ یہ وفد آزادی کے دن کو قریب تر لانے میں ممد ہو گا۔ اس کا مقصد ہندوستان کی اقتصادی تمدنی اور معاشی حالت کا عینی مشاہدہ کرنا ہے۔ تاکہ وہ ہز میجسٹی کی لیبر حکومت کو اپنے ذاتی اور عینی مشاہدات سے آگاہ کر سکے۔ اور اس طرح ہندوستان کی نمائندگی کرے۔ جہاں تک واقعات کا تعلق ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ اس قسم کی کوششیں بارور نہیں ہو سکتیں۔ جب تک کہ ملک کی سیاسی پارٹیاں اور جماعتیں تعاون نہ کریں۔ مجھے امید ہے۔ کہ آپ لوگ نئی ایگزیکٹو بنانے اور نئے آئین کی تیاری میں ہمارے دست راست ثابت ہوں گے۔

لاہور ۲۸ر جنوری۔ لاہور ہائیکورٹ کے فل بنچ کے سامنے کیپٹن برہان الدین کی ہیبس کارپس کی جو درخواست پیش تھی۔ آج اسے مسترد کر دیا گیا۔ اور فیصلہ کیا گیا۔ کہ انڈین آرمی ایکٹ کی رو سے کورٹ مارشل کو اس مقدمہ کی سماعت کا اختیار ہے

نئی دہلی ۲۸ر جنوری۔ حکومت ہند کے کامرس ممبر سر عزیز الحق نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ حکومت ہند دوسرے ممالک سے معاہدات کرتے وقت مالیات عامہ کا سب سے مقدم خیال رکھتی ہے۔ کہ کہیں اس معاہدہ کی رو سے ملک کی اقتصادی اور مالی حالت پر برا اثر نہ پڑے۔

کلکتہ ۲۸ر جنوری۔ پارلیمانی وفد صوبہ کی سیاسی و اقتصادی حالت کے مطالعہ میں مصروف ہے۔ آج وفد کے ممبروں نے مسلم لیگ کے بڑے بڑے صوبائی لیڈروں سے ملاقات جس میں موضوع سخن پاکستان رہا۔ وفد کے چار ممبروں نے بدھ ایسوسی ایشن کے نمائندوں سے ملاقات کی۔ ان نمائندوں نے کہا۔ کہ باوجود ہماری بھاری اکثریت کے ہمیں لیجسلیٹو اسمبلی میں کوئی سیٹ نہیں دی گئی۔ کچھ ممبروں نے بنگال ٹیچرز ایسوسی ایشن سے ملاقات کی۔ ٹیچروں نے بتایا۔ کہ اہم اور ذمہ وارانہ فرائض بجا لانے کے باوجود ہماری تنخواہیں بہت کم ہیں۔ بالآخر وفد نے انڈین فیڈریشن آف لیبر اور ریڈیکل ڈیموکریٹک سوسائٹی کے نمائندگان سے بھی ملاقات کی۔ امید ہے۔ کہ پانچ ممبر ۳۱ر جنوری کو احمد آباد پہنچ جائینگے۔ جہاں وہ سر تیج بہادر سپرو اور مسز وجے لکشمی پنڈت سے ملاقات کرینگے۔

روم ۲۷ر جنوری۔ اٹلی میں ابھی تک فسطائیوں کا مکمل استیصال نہیں ہوا۔ چنانچہ گذشتہ شب تین اطالوی شہروں میں فسطائیوں کی سرگرمیاں ظہور میں آئیں۔ میلان کے ایک تھیئٹر میں روسی فلمیں دکھائی جا رہی تھیں۔ وہاں دستی بم پھینکے گئے۔ ۹۰ نوجوانوں کو گرفتار کر لیا گیا بارگامو میں (دولی) چالیس نوجوانوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ وہ ایس۔ اے۔ ایم یعنی مسولینی کے جیش عمل کے رکن تھے۔ وینس میں اس گروہ کے نو ارکان کی گرفتاریاں ہوئی ہیں

لنڈن ۲۷ر جنوری۔ وزیر خارجہ مسٹر بیون نے بتایا۔ کہ برطانیہ یونان کو ایک کروڑ پونڈ قرضہ دیگا اور کوئی سود وصول نہیں کرے گا۔ برطانیہ کا مقصد یہ ہے۔ کہ یونان کو اپنی کرنسی درست کرنے میں مدد مل سکے۔ اور جنگ سے تباہ شدہ یونانی قوم پیداوار بحال کرنے میں سہولت حاصل کر سکے۔ برطانیہ یونان کو ۵ لاکھ پونڈ کی مالیت کے آلات زراعت اور کپڑا بھی مہیا کرے گا۔ حالانکہ برطانیہ میں اس سامان کی بے حد کمی ہے۔ شرط صرف یہ ہے۔ کہ یونان ۲۴ مہینوں کے لئے دو برطانوی مشیروں کا تقرر منظور کرے۔

کلکتہ ۲۶ر جنوری۔ رائل ایرفورس کے بارہ سو جوانوں نے جن کا منصب سارجنٹ سے نیچے ہے۔ اور ڈم ڈم میں متعین ہیں۔ ہڑتال کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان لوگوں نے آج جلسہ کر کے فیصلہ کیا۔ کہ سبکدوشی کا کام جس رفتار سے ہو رہا ہے۔ وہ تسلی بخش نہیں ہے۔ اور ہڑتال اسی وجہ سے کرنی پڑی ہے۔

چن کن ۲۷ر جنوری۔ چینی وزیر اطلاعات ڈاکٹر ڈوو نے کل اعلان کیا۔ منچوریا کے شہروں جن چون۔ مکڈن ہربن چن ہزین اور سزے ین کئی میں قومی حکومت قائم ہو گئی ہے۔ چینی افواج کی از سر نو تنظیم کے لئے تین ارکان کی ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ اور مارشل چن کائی شیک نے اس کمیٹی کا مشیر بننا منظور کر لیا ہے۔

لنڈن ۲۷ر جنوری۔ برطانی سفیر متعینہ ماسکو سر آرچیبالڈ کلارک کیر لارڈ ہیلی فیکس کی جگہ واشنگٹن میں برطانی سفیر مقرر ہوئے ہیں۔ یہ نیا تقرر یکم مئی کو عمل میں آئیگا۔

نئی دہلی ۲۷ر جنوری۔ بڑے نوٹوں کے متعلق آرڈیننس بعض ترمیموں کے ساتھ برٹش بلوچستان گلگت اور دوسرے قبائلی علاقوں میں بھی نافذ کر دیا گیا ہے۔

شیلانگ ۲۷ر جنوری۔ آسام اسمبلی کے انتخابات میں دو مزید لیگی امیدواروں کی کامیابی کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اس طرح اب تک کل ۲۵ لیگی امیدوار آسام اسمبلی کے رکن منتخب ہو چکے ہیں۔

دمشق ۲۷ر جنوری۔ شامی وزیر اعظم نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ برطانی اور فرانسیسی فوجیں وادئ فرات اور گزیرا کو خالی کر رہی ہیں۔ اور بہت جلد شام کے باقی تمام علاقوں کو بھی خالی کر دیں گی۔

نئی دہلی ۲۷ر جنوری۔ بدھ کے دن مرکزی اسمبلی میں حکومت کی طرف سے یہ تحریک پیش کی جا رہی ہے۔ کہ ملک کی خوراک کی صورت حال پر غور کیا جائے۔ اسی دن سر ضیاء الدین احمد (مسلم لیگ) اس تحریک میں ایک تحریک ترمیم کے ذریعہ محکمہ خوراک کے خاتمہ کا مطالبہ کریں گے۔

کراچی ۲۷ر جنوری۔ سر غلام حسین ہدایت اللہ وزیر اعظم سندھ زمینداروں کے حلقہ سے سندھ اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے ہیں۔

چنگنگ ۲۷ر جنوری۔ آج بعد دوپہر چنگنگ میں پانچ ہزار سے زیادہ چینی طلباء نے برطانوی سفارت خانہ کے باہر مظاہرہ کیا۔ اور مطالبہ کیا کہ ہانگ کانگ چین کو واپس کر دیا جائے